Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم    نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ    وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 28

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

6 / رجب 1429 ہجری 10 / وفاء، 1387 ہش 10 / جولائی 2008ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

# کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھیں وہ سب بند ہو گئیں اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش کرنا لا حاصل ہے۔ کیا یہ لوگ بتلا سکتے ہیں کہ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا فائدہ کیا ہوا۔

**یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سیّد و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے ختم نبوت کی مُہر توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں لائے گا**

### از افاضات سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’اب یہ بھی جاننا چاہئے کہ یہ کمالات متفرقہ اس امّت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا؟ اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (انعام:91) یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں اُن سب کا اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ ظلّی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اس دُعا کے سکھلانے میں جو سورۃ فاتحہ میں ہے یہی راز ہے کہ تا کاملینِ اُمت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو ہیں وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں۔ پس افسوس ان لوگوں پر جو اس اُمت کو ایک مُردہ امت خیال کرتے ہیں۔ اور خدا تو جامع الکمالات ہونے کے لئے اُن کو دُعا سکھلاتا ہے مگر وہ محض مُردہ رہنا چاہتے ہیں۔ اُن کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے کہ مثلاً کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پر مسیح ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے*۔ اُن کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے کیونکہ قیامت تک خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے۔ تعجب کہ یہ لوگ اس قدر تو مانتے ہیں کہ اب بھی خدا تعالیٰ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ مگر یہ نہیں مانتے کہ اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ حالانکہ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو پھر سُننے پر بھی کوئی دلیل نہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کو معطّل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں۔ اور درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے۔ کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھیں وہ سب بند ہو گئیں اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش کرنا لا حاصل ہے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ کیا یہ لوگ بتلا سکتے ہیں کہ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا فائدہ کیا ہوا۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں بجز گزشتہ قصوں کے اور کچھ نہیں اُن کا مذہب مُردہ ہے اور معرفت الٰہی کا اُن پر دروازہ بند ہے۔ مگر اسلام مذہب زندہ ہے اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں مسلمانوں کو سورۃ فاتحہ میں گزشتہ نبیوں کا وارث ٹھہراتا ہے اور دُعا سکھلاتا ہے کہ جو پہلے نبیوں کو نعمتیں دی گئی تھیں وہ طلب کریں۔ مگر جس کے ہاتھ میں صرف قصّے ہیں وہ کیونکر وارث کہلا سکتا ہے۔ افسوس ان لوگوں پر کہ ان لوگوں کے آگے تمام برکات کا چشمہ کھولا گیا مگر یہ نہیں چاہتے کہ ایک گھونٹ بھی اس میں سے پئیں‘‘۔

* ’’یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سیّد و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے ختم نبوت کی مُہر توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں لائے گا۔ اور اس اعتقاد سے صرف ایک گناہ نہیں بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں (۱) اوّل یہ کہ ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا۔ اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے تیس برس کے پچاس برس بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی۔ اور نہیں خیال کرتے کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ خدا کا یہ دُعا سکھلانا کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ایک دھوکا دینا ہے۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ باعتبار اپنے دوبارہ آمد کے خاتم الانبیاء عیسیٰ ہی ہے اور وہی آخری قاضی اور حَکَم ہے اور نہیں سمجھتے کہ اس پیشگوئی سے خدا کا تو یہ مقصود تھا کہ جیسا کہ اسی امت میں مثیل یہود پیدا ہوں گے ایسا ہی اسی امت میں مثیل عیسیٰ بھی پیدا کرے جو ایک پہلو سے امتی ہو اور ایک پہلو سے نبی ہو۔ عیسیٰ بن مریم تو ان دونوں ناموں کا جامع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امتی وہ ہوتا ہے جو محض نبی متبوع کی پیروی سے کمال پاوے مگر عیسیٰ تو پہلے کمال پا چکا (2) اور دوسرا گناہ ان لوگوں کا یہ ہے کہ قرآن شریف کی نص صریح کے برخلاف حضرت عیسیٰ کو زندہ تصوّر کرتے ہیں۔ قرآن شریف میں صریح یہ آیت موجود ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ :118)۔ اور اس آیت کے معنے یہ لوگ یہ کرتے ہیں کہ جب کہ تو نے مع جسم عنصری مجھ کو آسمان پر اُٹھا لیا۔ یہ عجیب لُغت ہے جو حضرت عیسیٰ سے ہی خاص ہے۔ افسوس! اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جیسا کہ قرآن شریف میں تصریح ہے یہ سوال حضرت عیسیٰ سے قیامت کے دن ہوگا۔ پس ان معنوں سے جو لفظ مُتَوَفِّيْكَ کے کئے جاتے ہیں لازم آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ تو فوت ہونے سے پہلے ہی قیامت کے دن اللہ جل شانہٗ کے سامنے حاضر ہو جائیں گے اور اگر کہو کہ آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے یہ معنی ہیں کہ جبکہ تُو نے مجھ کو وفات دے دی تو پھر مجھ کو کیا خبر تھی کہ میرے مرنے کے بعد میری اُمت نے کیا طریق اختیار کیا تو یہ معنے بھی اُن کے عقیدہ کی رُو سے غلط ٹھہرتے ہیں اور دونوں معنوں کی رو سے خدا تعالیٰ عیسیٰ کو ایسے عذر باطل کا یہ جواب دے سکتا ہے کہ تو میرے سامنے جھوٹ کیوں بولتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کیونکہ تُو تو دوبارہ دنیا میں گیا تھا اور دنیا میں چالیس برس تک رہا تھا اور نصاریٰ سے لڑائیاں کی تھیں اور صلیب کو توڑا تھا۔ ماسوا اس کے ان معنوں کے رُو سے یہ لازم آتا ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ زندہ رہے عیسائی نہیں بگڑے بلکہ اُن کی موت کے بعد بگڑے۔ پس اس سے تو ان لوگوں کو ماننا پڑتا ہے کہ عیسائی اب تک حق پر ہیں کیونکہ اب تک حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ افسوس! ندامت سے مر جاؤ۔ اور بالآخر یاد رہے کہ اگر ایک اُمتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں اور اس کا اپنا کمال نبی متبوع کا کمال ہے اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا بلکہ نبی بھی اور امتی بھی۔ مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ہے ختم نبوت کے منافی ہے۔ منہ‘‘

(چشمہ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 381 تا 384 مطبوعہ لندن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# شرفاء حیدر آباد مغلوب ہوگئے!

حیدر آباد میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ۲۷؍مئی ۲۰۰۸ء کے صد سالہ خلافت جوبلی کے پروگرام نہایت شان سے منائے گئے جس میں شہر میں وقار عمل کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی رفاہی پروگرام منعقد کئے گئے۔ مختلف طریقوں سے خلافت جوبلی کے پروگرام کی تشہیر کی گئی۔ پریس کانفرنس ہوئی جس میں جماعت کے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام محبت کی اشاعت بھی شامل تھی الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ حیدر آباد نے اس کی خوب تشہیر کی۔ لیکن یہ بات حسد وبغض سے بھرے ہوئے چند ناعاقبت اندیش ملاؤں کو پسند نہیں آئی۔ حیدر آباد میں ۲۷؍مئی کے بعد ۱۵؍جون کو صد سالہ خلافت جوبلی کا جلسہ منعقد ہونا تھا۔ جس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقاریر کے علاوہ امن واتحاد اور رواداری کے موضوع پر بھی تقاریر ہونا تھیں اس کے لئے غیر احمدی شرفاء شہر بھی شامل ہونے کی بھرپور تیاری کر رہے تھے لیکن بعض یہودی صفت ملاؤں نے کچھ سیاسی لیڈروں کو اپنے ساتھ ملا کر ایک وبال کھڑا کر دیا کہ اگر حیدر آباد میں احمدیوں کا جلسہ ہوگیا تو گویا نعوذ باللہ اسلام خطرہ میں پڑ جائے گا۔ ان ملاؤں نے جہاں اپنے اس شیطانی عمل میں بعض سیاسی شخصیتوں کو شامل کیا وہیں شہر کے اور اخبارات کو بھی مرعوب کر کے اُنہیں احمدیوں کی مخالفت پر اکسایا۔

یہاں یہ حقیقت بیان کر دینی بھی ضروری ہے کہ احمدیوں کی مخالفت میں ہر فرقہ کے کچھ شرپسند علماء سیاسی شخصیتوں اور اردو اخبارات کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا مسلمانوں کی ایک بڑی طاقت ان کے ساتھ ہے اگر ان سیاسی لیڈران نے ان کی بات نہ مانی تو وہ مسلمانوں کے ووٹ سے ان کو محروم کر دیں گے علاوہ اس کے اخبارات کو یہ بھی باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اگر اخبارات نے احمدیوں کی مخالفت میں مضامین شائع نہ کئے اور احمدیوں کے جوابی مضامین کی اشاعت کی گئی تو گویا مسلمانوں میں ان ملاؤں کے اثر کی وجہ سے ان اخبارات کی فروخت کم ہو جائے گی۔ مسلم تنظیموں اور اداروں سے انہیں اشتہارات نہیں ملیں گے۔ اور اگر اس طرح کوئی اخباران کے رعب میں نہ آئے تو جاتے جاتے وہ اس کو یہ بھی کہہ جاتے ہیں کہ اگر منصفانہ صحافت کے نام پر انہوں نے احمدیوں کے متعلق لکھے گئے مخالفانہ مضامین کا جواب شائع کیا یا احمدیوں کی خبریں شائع کیں تو وہ اپنے مدرسوں کے مجاہدین کے ذریعہ ان کے دفاتر کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ بات واضح ہے کہ جب کوئی اس قدر دھونس جمائے تو شرافت نہ صرف گونگی ہو جاتی ہے بلکہ بعض دفعہ قائم نہیں رہتی چنانچہ عوام اکثر دیکھتے ہیں کہ اردو اخبارات میں احمدیوں کے خلاف جھوٹے شرانگیز اور توہین آمیز مضامین تو شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ اخبارات احمدیوں کے جوابی مضامین شائع کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ احمدیوں کے جوابی مضامین سے ملاؤں کی گھبراہٹ ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ احمدیوں کے جوابی مضامین سے کس قدر گھبراتے ہیں۔

دوسری طرف عوام الناس جب ان کے شرانگیزی سے بھرے ہوئے اشتہارات کو گلیوں محلوں میں چپکے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ خود کو اس فساد سے الگ کر لینے میں ہی اپنی خیریت سمجھتے ہیں اور اس طرح سیاست کی طاقت، صحافت کی طاقت اور عوام الناس کی طاقت گونگی اور بہری ہو کر رہ جاتی ہے۔ ویسے بھی آجکل سیاست وصحافت میں وہ پہلی سی شرافت کہاں؟ مفادات کے لئے بک جانا یا شرپسندوں سے مرعوب ہو جانا ایک عام بات ہوگئی ہے۔ روزانہ اخبارات کی پیشانی پر یہ لکھ کر شائع کیا جاتا ہے کہ ”انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والا بے لاگ اور بے لوث اور بےخوف خدمت کا آئینہ دار“ لیکن اخبارات میں جو کچھ چھپتا ہے اور جیسی جیسی مصلحت انگیزی اپنائی جاتی ہے وہ اس بات کی گواہ ہے کہ سیاست وصحافت اب صرف تجارت اور غیر منصفانہ مفادات کے حصول کا ایک ذریعہ بن کر رہ گئے ہیں اور اس بے انصافی میں بعض اردو اخبارات صف اوّل پر ہیں۔ بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ دوسروں کے متعلق جتنا چاہے گند بکتے جائیں اور انہیں گالیاں دیں لیکن ان کو جواب دینے کی اجازت تک نہ دیں۔ ہائے افسوس عقل دانش اور حق وانصاف کے اس فقدان پر!

لیکن ایسا بھی نہیں ہے آج بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو حق وانصاف کے لئے ایک پختہ دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں صرف اپنے حق کے لئے نہیں بلکہ غیروں کے حقوق کے لئے بھی چنانچہ آج بھی پورے بھارت میں کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک ایسے انصاف پسند اخبارات کی کمی نہیں ہے جو حق وانصاف کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے ۲۷؍مئی کے اجلاسات کی کوریج جلسہ پیشوایان مذاہب اور حضرت امیر المومنین کے جوبلی پیغام کا مکمل متن اور خلاصہ ہندوستان کے قریباً تمام صوبوں کے اور تمام زبانوں کے اخبارات نے شائع کیا ہے۔ سوائے بعض اردو اخبارات کے۔ جی ہاں! وہ اُردو اخبارات جن کے ایڈیٹران ومالکان یکطرفہ پروپیگنڈے کو ہی اصل صحافت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان اخبارات کو غیر مسلم اخبارات سے بڑھ کر حق وانصاف کا عَلم بلند کرنا چاہئے تھا۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہے اور اس کے ذمہ دار صرف یہ چند شرپسند علماء ہیں جن کے جھوٹے رعب میں آکر یہ لوگ حق وانصاف کا خون کرتے ہیں۔ (اس شمارہ سے ہم بھارت میں جماعت کے حق میں ہونے والی وسیع پیمانہ پر تشہیر کی، کچھ جھلکیاں پیش کریں گے۔)

اس موقعہ پر ہم ایک کھلی حقیقت کے طور پر کہنا چاہتے ہیں کہ جن صحافیوں اور سیاسی پارٹیوں کو یہ ڈر ہے کہ اگر انہوں نے شرپسند علماء کی بات نہ مانی تو ان کے ووٹ ٹوٹ جائیں گے یا ان کے اخبارات کی سرکولیشن گھٹ جائے گی یہ صرف ان کی خام خیالی ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ عوام کے دلوں میں ان شرپسند علماء کا ذرہ برابر بھی احترام نہیں ہے اور نہ وہ ان کی باتوں کو وقعت دیتے ہیں۔ آج تو اُن فتوؤں کو بھی مسلمانوں کی طرف سے ردّی کی ٹوکریوں میں ڈالا جا رہا ہے جن کو کبھی آنکھوں سے لگا کر ان پر عمل کیا جاتا تھا۔ ہاں جہاں تک فساد کی بات ہے تو ایسا ضرور ہے کہ یہ لوگ اپنے بعض فسادیوں کے ساتھ کچھ توڑ پھوڑ کر سکتے ہیں یا کسی قدر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جیسا کہ ۱۵؍جون کے جماعت احمدیہ کے جلسہ کو رکوانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے نام پر اور اسلام کے نام پر حیدر آباد کے کچھ مسلم نوجوانوں نے مختلف گلیوں میں شرپسندی سے بھرا ہوا ناچ کیا، توڑ پھوڑ کی، لوگوں کو حراساں کیا، اسلام کے نام پر یہ ایسی ذلیل حرکت تھی جس سے غیر بھی سکتہ میں پڑ گئے ایک ہندو تنظیم کو یہ کہنا پڑا کہ مذہبی آزادی اور ہندوستانی سیکولرزم کا مذاق اُڑایا گیا ہے۔

اس موقعہ پر ہم پنجاب کے اردو اخبار ہند سماچار کا شکریہ نہایت ممنونیت کے جذبات کے ساتھ کرتے ہیں اس اخبار کے مالک جناب وجے کمار چوپڑا جی ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ان کے اخبار میں جہاں دیوبندیوں کی خبریں چھپتی ہیں وہیں بریلویوں کی خبریں بھی چھپتی ہیں ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی خبریں بھی وہ شائع کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ تو انہوں نے جماعت کی رواداری اور قومی یکجہتی کی مثال دیتے ہوئے اداریہ بھی قلمبند فرمایا تھا۔ اگر چہ انہیں بھی بعض شرپسند ملاں جماعت احمدیہ کے مضامین اور خبریں شائع نہ کرنے کے لئے کہتے ہیں اور بعض دفعہ دھمکیاں بھی دیتے ہیں لیکن وہ بےخوف صحافی کے طور پر حق وانصاف کا علم بلند کرتے ہوئے انہیں یہی جواب دیتے ہیں کہ منصفانہ صحافت کی روشنی کو پھیلانا ان کا مقصد ہے اور یہی ان کے بزرگوں کی اُنہیں تعلیم ہے۔

کاش! حق وانصاف کی وہ آواز اور امن وسلامتی کا وہ پیغام جو حقیقی طور پر مذہب اسلام کی آواز ہے۔ کاش یہ آواز مسلم اخبارات کی طرف سے اُٹھتی اور مسلم سیاستدان اس آواز کے پیچھے چلتے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ افسوس! صد افسوس!!

اب ہم اس حقیقت سے پردہ اُٹھاتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے۔ ایسا دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے مطابق ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ امام مہدی کے انکار کی وجہ سے علماء (الّا ماشاء اللہ) اس طرح سؤرو بندر ہو جائیں گے۔ جس طرح یہودی علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے سؤرو بندر بن گئے تھے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود کا انکار کر کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق بن جائیں گے۔ ان میں سے فتنے نکلیں گے اور ان میں ہی لوٹ کر چلے جائیں گے۔ آج اکثر علماء اسلام کی حالت مسیح موعودؑ کے انکار کی وجہ سے بالکل ایسی ہی ہو چکی ہے۔

آپ حیدر آباد کی مثال کو ہی لے لیجئے۔ جماعت احمدیہ جو دیگر مسلمان فرقوں کے مقابلہ پر ایک اقلیتی جماعت ہے وہ شہر کے ایک ہال میں اپنا ایک امن پسند جلسہ منعقد کرنا چاہتی تھی۔ جس میں قرآن مجید کی تلاوت، نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر ہونی تھیں لیکن صرف عقائد کے اختلاف کی وجہ سے باقی مسلمان علماء نے اکثریت کے بل بوطے پر بعض سیاسی لیڈروں کی مدد سے اس جلسہ کو رُکوا دیا اور اس کے بعد تمام فرقوں کے علماء ایک ہی سٹیج پر اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے احمدیوں کا جلسہ روک کر اسلام اور مسلمانوں کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔ اور دوسری طرف اگر مسلمان شراب پئیں۔ جوئے کھیلیں اسلام کے نام پر قتل وغارت کریں۔ فحش اور زنا میں ملوث ہوں۔ بے حیائی پر مبنی فلمیں بنائیں اور دیکھیں تو اس سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر اسلام کی خدمت کا اتنا ہی جوش ہے تو چلو ہمارے ساتھ ہم تم کو دکھاتے ہیں کہ اسی ہندوستان میں سینکڑوں دیہات ایسے ہیں جہاں کے مسلمانوں کو کلمہ تک نہیں آتا انہوں نے اپنے نام تک بدل لئے ہیں۔ اور مذہب تبدیل کر لیا ہے اگر اسلام کو بچانا ہے تو چلو ہمارے ساتھ ہم تم کو ایسے دیہاتوں میں لے چلتے ہیں اگر دین کے لئے تمہارے دلوں میں تڑپ ہے تو چلو ایسے لوگوں کی خدمت پر کمر بستہ ہو جاؤ۔ لیکن ہم اپنے محترم قارئین کو تصویر کا یہ ایک گھناؤنا پہلو بھی دکھاتے ہیں کہ یہ علماء اسلام کہلانے والے ایسے لوگوں کو کلمہ پڑھانے کی بجائے، ان کو مسلمان بنانے کی بجائے جب احمدی مبلغین انہیں کلمہ پڑھا چکتے ہیں تو ان کے پاس پہنچ کر انہیں کلمہ پڑھنے سے روک دیتے ہیں۔ بقول ان کے ان کا ہندو اور عیسائی بنے رہنا اس بات سے بہتر ہے کہ یہ لوگ احمدیوں سے کلمہ پڑھیں اور دین اسلام سیکھیں۔ اب بات سمجھ میں آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بندر وسؤر اور آسمان کے نیچے بدترین مخلوق کیوں قرار دیا ہے۔ اور کیوں یہ حق وانصاف کا خون کر کے اس کو شیر مادر کی طرح پی رہے ہیں۔ دوسری طرف ہم ان سے یہ بھی پوچھنا چاہیں گے کہ کیا انہوں نے اسلامی اصطلاحات کی رجسٹریشن کروا رکھی ہے کہ یہ مذہب کے ٹھیکیدار اپنے علاوہ کسی اور کو کلمہ اور نماز نہیں پڑھنے دیتے اس تعلق میں ہم تفصیل سے آئندہ کسی اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔

لیکن فی الحال آئندہ گفتگو میں ہم بتائیں گے کہ علماء اسلام اور دانشوران اسلام کی حالت آج سے چند دہائیوں قبل ایسی نہیں تھی۔ اُس دَور میں شرافت تھی، نجابت تھی۔ تاریخ احمدیت ہمیں بتاتی ہے کہ آج سے ٹھیک ستر سال قبل جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۱۹۳۸ء میں حیدر آباد پہنچے تھے تو باوجود عقائد کی مخالفت کے مسلمانوں نے نہایت اخلاق سے بھرا ہوا سلوک آپ سے فرمایا تھا۔ لیکن اب وقت گزرنے کے ساتھ نہ تو علماء میں وہ علم رہا اور نہ عقل اور شرافت رہی، اعلیٰ اخلاق تو ان کے قریب سے بھی نہیں گزرے اگر کسی نے غور سے دیکھنا ہو تو آج کل کے دینی مدارس کے اندر کچھ روز رہ کر مشاہدہ کر لے کہ مدرسوں کے اندر بھی یہ مولوی کس قدر بداخلاقیاں کرتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں، ہر شہر میں مسجدوں کی تعمیر کریں۔ ہر جگہ جماعت بڑی قربانیاں کر کے مسجدیں بنا رہی ہے۔**

(پورٹونووو کی مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے مسجد کی آبادی اور عبادت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید)

**مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔**

**اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپس میں پیار اور محبت اور بھائی چارے کو پہلے سے بڑھا کر تعلق کا اظہار کرنا ہمارا فرض ہے۔**

ذیلی تنظیموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک ہے۔ ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن اپنے پروگرام بناتے وقت امیر سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ جماعتی پروگراموں کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 25 راپریل 2008ء بمطابق 25 رشہادت 1387 ہجری شمسی بمقام پورٹونووو (بینن۔ مغربی افریقہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورٹونووو کی اس مسجد میں ہم نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ایسی خوبصورت اور وسیع مسجد بنائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ یہاں جمع ہوسکیں۔ گزشتہ دورے میں جب مَیں آیا تھا تو کوتونو کی خوبصورت اور بڑی مسجد کا افتتاح کیا تھا۔ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں، ہر شہر میں مسجدوں کی تعمیر کریں۔ افریقہ کے غریب ممالک کے دُور دراز کے علاقوں کے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قصبوں میں بھی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے اور بڑے شہروں میں بھی مساجد بن رہی ہیں۔ اسی طرح یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ جماعت بڑی قربانیاں کر کے مسجدیں بنا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے پاس نہ تو تیل کی دولت ہے، نہ کسی اور ذریعہ سے ہم دولت جمع کرتے ہیں، ہاں ایمان کی دولت ہے جس کی وجہ سے احمدی قربانی کرتے ہیں۔ پس آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس دولت کی ہمیشہ حفاظت کرنی ہے۔ یہ ایک ایسا بے بہا خزانہ ہے جس کو چھیننے کے لئے ہر راستے پر چور، اچکے اور ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ ان لوگوں سے ہماری راتیں محفوظ ہیں، نہ ہمارے دن محفوظ ہیں بلکہ یہ ڈاکو شیطان کی صورت میں ہمارے خون میں دوڑ رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے ہوشیار کیا کہ شیطان جو تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس سے بچو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آدم کی پیدائش کے وقت بھی شیطان نے یہ عہد کیا تھا کہ مَیں انسانوں کو ضرور ان کے راستے سے بھٹکاؤں گا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایمان کی دولت ایسی دولت ہے جس کی حفاظت سب سے مشکل کام ہے۔ باقی دنیاوی دولتوں کے لئے تو آپ بنیادی حفاظت کے سامان کر سکتے ہیں۔ تالے لگا سکتے ہیں، پہرے بٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یہ دولت ایسی ہے جس کی حفاظت کے لئے مسلسل اپنے نفس کی پاکیزگی کے سامان کرنے اور مسلسل جہاد کرنا پڑتا ہے۔ جس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہر راستے پر بیٹھے شیطان نے انسان کو ورغلانا ہے۔ شیطان نے تو پہلے دن سے کہہ دیا تھا کہ جس فطرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے وہ ہمیشہ دنیاداری کی طرف اور لالچ کی طرف جھکتا جائے گا۔ اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ انسان میری باتیں مانیں گے۔ عارضی خواہشات اور دنیاداری ان انسانوں کو اللہ تعالیٰ سے دور لے جائے گی اور اکثریت خدا تعالیٰ کی ناشکرگزار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہی کہا تھا کہ ایسے ایمان ضائع کرنے والے اور ناشکرگزار لوگوں سے مَیں جہنم کو بھر دوں گا۔ پس ایک مومن کے لئے یہ دنیا ایسی ہے جس میں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے، اپنے ایمانوں کی حفاظت کی ضرورت ہے اور ایمان کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے بغیر ناممکن ہے۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ عباد الرحمٰن بنے۔ اُس رحمٰن خدا کے آگے جھکنے والا بنے جس نے بے شمار انعامات سے ہمیں نوازا ہے۔ ان انعامات میں سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوبصورت مسجد ہمیں عطا فرمائی ہے۔ ہر مسجد کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے یہاں جمع ہوں۔ پس شکرگزاری کا ایک بہت بڑا طریق یہ ہے کہ اس مسجد کو ہمیشہ آباد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہے۔ جماعت کی ہر مسجد ہمیں آباد نظر آنی چاہئے اور مسجد کی آبادی کیا ہے؟ جیسا کہ مَیں نے کہا مسجد کی آبادی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پانچ وقت مسجد میں آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے مسجد میں حاضر ہونا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ مسجد میں آ کر نماز پڑھنے کا ثواب 27 گنا زیادہ ہے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسجد بنانے کا حق تبھی ادا ہوگا جب اس نیت سے آیا جائے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہونا ہے تو پھر ہی حقیقی ثواب ہوگا۔ تبھی ایک مومن اپنی پیدائش کے حق کو ادا کرنے والا کہلائے گا۔ اس مقصد کو پورا کرنے والا کہلائے گا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ مَیں نے جنّوں اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس چاہے کوئی بڑے رتبے والا آدمی ہے، بڑے جاہ و جلال والا آدمی ہے، کوئی بہت امیر آدمی ہے یا کوئی غریب آدمی ہے، اللہ تعالیٰ نے دونوں طرح کے لوگوں کی پیدائش کا مقصد یہی بیان فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور یہ مساجد اسی لئے ہیں کہ تا تمام امیر و غریب ایک جگہ جمع ہوں اور تمام دنیاوی رشتوں کو ایک طرف رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور عبادت کے لئے صف بستہ ہو جائیں تاکہ ایک جان ہو

کر، ایک جماعت ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس کا فضل تلاش کریں اور جب اس طرح ایک جان ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تا کہ اس کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسی عبادتوں کا ثواب 27 گنا بڑھا دیتا ہے۔ اگر دل میں یہ ہو کہ مَیں نے فلاں کے ساتھ کھڑے ہونا ہے یا فلاں کے ساتھ کھڑے نہیں ہونا یا فلاں شخص نے ابھی بیعت کی ہے اس کا مقام مجھ سے کم تر ہے تو باوجود اس کے کہ مسجد میں عبادت کے لئے آتے ہیں اس ثواب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ مسجد میں نماز کا ثواب 27 گنا ہے، وہاں یہ بات بھی آنحضرت ﷺ نے فرمائی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کہ ہر عمل کا ثواب اس کی نیت پر ہے۔ اگر نیت نیک نہ ہو تو باوجود بظاہر نیک عمل کے اللہ تعالیٰ ثواب روک بھی لیتا ہے۔ پس ہر فعل کا ثواب اس صورت میں ہے جب نیتیں نیک ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ یعنی ایسے نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ یہ ہلاکت اس لئے ہے کہ نماز کے اصل مقصد کو بھول جاتے ہیں، ان کی نیتوں میں کھوٹ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات نہیں ہوتے۔ دنیاداری کے خیالات دماغ میں پھرتے رہتے ہیں۔ پس نمازوں سے فیض پانے کے لئے اپنے خیالات کو پاک کرنا بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پہ واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ آپؑ نے فرمایا نماز وہی اچھی ہے جس میں مزا آتا ہے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے، نماز ہر مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔ پس ایسی نمازیں ہیں جو ہمیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایسی نمازیں پڑھنے کی نیت سے ہمیں مسجد میں آنا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری ذاتی ترقی بھی اور جماعتی ترقی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہونی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ خاص طور پر مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے کوئی دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ مسجد میں آتے وقت جب یہ صورت ہوگی اور جب ہر شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد میں آ رہا ہوگا تو دوسرے کے متعلق اگر کوئی دل میں برا خیال بھی ہے تو وہ اسے جھٹکنے کی کوشش کرے گا اور ان نمازوں اور عبادتوں کی برکت سے مسجد سے باہر بھی پیار، محبت اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والی باتوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ دلوں کی ناراضگیوں اور کینوں سے نجات مل جائے گی۔

پس یہ مسجدیں بنانے کا فائدہ تبھی ہے جب اس نیت سے مسجد بنائی جائے اور اس نیت سے مسجد میں عبادت کے لئے جایا جائے کہ ہم نے اپنے دلوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر پاک صاف رکھنا ہے۔ ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں۔ کئی مسجدیں ہیں جن میں خطبوں میں خطیب ایک دوسرے فرقہ پر گالیوں اور نہایت گندے الفاظ کے استعمال کے سوا اور کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ دنیا میں کئی مسجدوں میں جماعت کو بھی گالیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پھر مسجدوں میں بعض دفعہ خود اپنے اندر سے ہی دو گروہ لڑ پڑتے ہیں اور اس حد تک آگے نکل جاتے ہیں کہ حکومت کو دخل اندازی کر کے مسجدوں کو تالے لگانے پڑتے ہیں۔ تو کیا ایسی مسجدیں ثواب کا ذریعہ بن رہی ہیں؟ ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس مسجد بنانا اور اس کو خوبصورت بنانا کوئی ایسی بات نہیں جس پر بہت زیادہ خوش ہوا جائے۔ اگر حقیقی خوشی حاصل کرنی ہے تو اس صورت میں ممکن ہے جب خوبصورت دل رکھنے والے اور نیک نیت، پیار اور محبت پھیلانے والے اور خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نمازی پیدا کئے جائیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کے حصول کی کوشش نہیں کر رہے تو ہمارا احمدی کہلانا بے مقصد ہے۔

مَیں نے کل جلسے پر بھی بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو وہی پیارا ہے جو تقویٰ میں ترقی کرنے والا ہے۔ اور تقویٰ میں ترقی کے لئے اس نے ہمیں جو راستے سکھائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اسی طرح اس کے دوسرے حقوق کی ادائیگی بھی ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی بھی ہے۔ پس ہم احمدیوں کو ہمیشہ ان حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے زمانہ کے امام کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ دنیا جب آپس میں فساد میں مبتلا ہے ہمیں ایک جماعت میں پرویا ہوا ہے۔ پس اس احسان کا شکرگزار ہوتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپس میں پیار اور محبت اور بھائی چارے کو پہلے سے بڑھا کر تعلق کا اظہار کرنا ہمارا فرض ہے۔ اپنے دلوں کو ایک دوسرے کے لئے بالکل پاک صاف کرنا ہمارا فرض ہے۔ نئے بیعت کرنے والے، نومبائعین کو اپنے اندر پیار و محبت سے جذب کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم یہ تمام باتیں نہیں کر رہے تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی۔

پس ہر ایک احمدی کو اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے، بلکہ یہ بات پلّے باندھنی چاہئے کہ ہم اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جس کا اوڑھنا، بچھونا، سونا، جاگنا، مرنا، جینا سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تھا۔ ہم بھی اُس وقت حقیقی مومن کہلائیں گے یا کہلانے والے بن سکیں گے جب ہم اس اُسوہ کو اپنائیں گے۔ جب ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوگا اور جب یہ ہوگا تو ہماری عبادتیں بھی قبول ہوں گی اور ہمارے دوسرے اعمال بھی قبول ہوں گے۔ ہمارے اندر بھی پُر امن فضا رہے گی اور ہم دوسروں کو بھی حقیقی امن اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے والے بن سکیں گے۔ ہماری تبلیغ کے نتائج بھی کامیاب ہوں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کو پہلے سے بڑھ کر حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ مسجد ہر لحاظ سے یہاں جماعت کے لئے بابرکت کرے اور ہمیں اس کے بہترین ثمرات سے نوازے۔

اب مَیں ایک انتظامی بات بھی یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں جو ذیلی تنظیموں سے متعلق ہے۔ یعنی انصار، خدام اور لجنہ۔ ان ذیلی تنظیموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک ہے۔ انصار اللہ نہ لجنہ اماء اللہ، نہ خدام الاحمدیہ کے معاملات میں دخل دے سکتے ہیں اور نہ ہی جماعتی پروگراموں اور جماعتی معاملات میں۔ اسی طرح خدام اور لجنہ صرف اپنے دائرہ کار میں محدود ہیں اور جماعتی نظام ان تمام تنظیموں سے بالا ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو کہ ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن اپنے پروگرام بناتے وقت امیر سے مشورہ کر لیا کریں تا کہ جماعتی پروگراموں کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو۔ دوسرے یاد رکھیں کہ ذیلی تنظیم کا ہر ممبر جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو محبت اور پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ذاتی اَناؤں سے بچائے، خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول آپ کا مقصد ہو۔ آمین

## خلافت ہے نعمت کرو احترام

خلافت ہے نعمت کرو احترام
سناتا ہوں تم کو الٰہی پیام
خلافت کا جانو یہ اعلیٰ مقام
خدا کا ہے نائب خلیفہ امام
خلافت خدا کا بڑا ہے انعام
سوا اس کے متحد نہ ہوگی عوام
خدا کا ہے وعدہ رہے گا مُدام
اِسی میں ہے برکت، بہتر انجام
نبوت کا سارا جو ہوتا ہے کام
شریعت کا پھر سے ہوا ہے قیام
سبھی نیک بندے، افسر، غلام
خلافت سے محبت رکھو تم دوام
جہاں تک خلافت رہے استحکام
محبت ہی محبت ہے اِرشاد عام
فرض ہم پہ کرنا سدا احترام
اطاعت سے ہوگا روشن انجام
شریعت کا پھر سے چلا ہے نظام
اُٹھو گیت گائیں سنائیں کلام
خلافت خدا کا بڑا ہے انعام
خلیفہ کا ہوتا نبی کا مقام
خدا کا فضل ہے کہ مانا امام

اسی سے ہے قائم ہمارا نظام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
اسی سے تو بنتا چلتا ہے کام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
بھرو آؤ جھولی چلو تیز گام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
جہاں تک ہے دنیا، چلے گا نظام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
خلیفہ سے ہوتا ہے پورا تمام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
جھکتے ہیں سارے پیچھے اِمام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
نہ ہوگا کبھی ڈر نہ غم و الام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
جو کرتا نہیں وہ پھرے بے لگام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
حمد ہم خدا کی پڑھیں گے تمام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
وہ چنتا ہے خود اپنا لائق امام
خلافت ہے نعمت کرو احترام
کریں شکر ہم سب ہی صبح و شام

خلافت ہے عادل دارالسلام
خلافت ہے نعمت کرو احترام

(الحاج ماسٹر نذیر احمد عادل نائب صدر جماعت احمدیہ شورت)

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

# ......وصیّت کا پیغام......

# خلافت، متقین کا انعام ہے

(سید شمشاد احمد ناصر، مبلغ لاس اینجلس، امریکہ)

اس میں کچھ شک نہیں کہ اس وقت عالم اسلام خصوصاً اور باقی دنیا عموماً ایک guided اور روحانی راہنما سے محروم ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ یہ محرومی ان کی اپنی شامتِ اعمال سے ہے ورنہ خدا تعالیٰ نے انہیں محروم نہیں رکھا۔ اگرچہ مسلمان ایک طرف اس بات کا (خواہ سیاسی لیڈر ہوں یا مذہبی لیڈر) شور ڈال رہے ہیں اور اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرتے جارہے ہیں کہ ان کے اندر روحانی نظامِ خلافت جاری ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ملتِ اسلام کے اندر جان نہیں پڑسکتی اور نہ ہی انہیں کوئی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی عملی حالت سے باقی دنیا کو خوف زدہ بھی کررہے ہیں کہ اگر یہ نظام راہنما بن کر آگیا تو پھر تمہاری خیر نہیں۔ گویا وہ روحانی نظام نہ ہوگا بلکہ دنیا کو تہس نہس کرنے والا نظام ہوگا۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ اے مسلمانو! اور اے دنیا دارو! اے مذہبی لیڈرو! اور اے سیاست چمکانے والو! ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے وہ نظام جاری کردیا ہے جس کی اس وقت دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ اس نظام کی بنیاد کی خبر خود آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے دی تھی۔

**آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی:** حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس نعمت کو بھی اٹھالے گا اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے درمیانی زمانے میں ظلم وستم اور بادشاہت کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا رحم پھر جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا اور پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''سارا عالمِ اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھادے وہ نہیں بنا سکتے کیونکہ خلافت کا تعلق خدائی پسند سے ہے۔''

(خطبہ جمعہ 2 اپریل 1993)

**وصیّت کا پیغام:**

مذکورہ بالا حدیث کے مطابق اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے مسیحِ موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا آپ نے 1905 میں ایک کتاب الوصیّت لکھی جس میں فرمایا:۔ ''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانیہ کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچاسکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کردیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔''

(الوصیّت۔ صفحہ 9-8)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں دو قدرتوں کے بارے میں بیان فرمایا ہے اور دوسری قدرت جسے قدرتِ ثانیہ کے نام سے موسوم کیا ہے **خلافت** ہے۔ اس نظامِ خلافت کی بنیاد آپؑ کی وفات کے بعد 27 مئی 1908 کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جو قرآنِ کریم کی سورۃ نور میں **وعملوا الصّٰلحت** کے ساتھ بیان فرمایا ہے پورا کردیا۔

اے مسیحِ محمدی کی سرسبز شاخو! تم وہ مبارک جماعت ہو، تم وہ خوش نصیب ہو جن میں تقویٰ اور اعمالِ صالحہ پایا جاتا ہے کیونکہ یہ انعام خداوندی یعنی نظامِ خلافت آپ کے ساتھ ہے اور تا قیامت رہے گا۔ اس نظام کے قائم رہنے کی شرائط میں سے ایک سب سے بڑی شرط تقویٰ ہے۔

**جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض:** حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیّت میں تقویٰ پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ آپ نے اس جماعت کی بنیاد بھی تقویٰ پر رکھی چنانچہ جب جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ نے اس وقت جو اشتہار شائع فرمایا اس میں لکھا: ''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 نمبر صفحہ 196)

پھر 25 دسمبر 1897 کے جلسہ سالانہ کی تقریر کا آغاز ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ سے فرمایا:۔ ''اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ان اللّٰہَ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔**

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔''

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 10)

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ نظام وصیّت صرف یہی نہیں کہ ہم اپنے مالون، اور جائدادوں کا دسواں حصہ دے دیں۔ یہ تو صرف اس کی ایک شرط ہے۔ **اصل بات** جو رسالہ الوصیّت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی وہ یہ ہے کہ تمام مومنین تقویٰ اختیار کریں تا کہ ان پر وہ انعام اور برکات جن کا خلافتِ احمدیہ کی صورت میں وعدہ دیا گیا ہے تا قیامت جاری رہے۔ اور یہ اسی وقت ہوگا اور اس انعامِ خلافت کے ہم اس وقت حقدار ہوں گے۔ جب ہم ایک دوسرے سے تقویٰ میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

اس بابرکت اور روحانی نظام کے تا قیامت اور نسلاً بعد نسلٍ جماعت احمدیہ میں جاری رکھنے کے لئے کچھ شرائط، کچھ ذمہ داریاں بھی ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ سب سے بڑی ذمہ داری قرآنِ مجید نے ہم پر یہ عائد کی ہے کہ ہم اعمالِ صالحہ تقویٰ کے ساتھ بجا لائیں۔ پھر قرآنِ کریم نے دوسری جگہ فرمایا **واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا** کہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑ رکھیں۔ اس کڑے پر ہاتھ ڈال کر رکھیں۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ ------- ایک نظامِ خلافت قائم ہے ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔''

قرآنِ کریم میں بیان شدہ ذمہ داریاں بیان کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی نصائح آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو کہ قرآنِ کریم ہی کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ حضرت حرث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریاؑ کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا------ اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے:۔

۱) بالجماعۃ ۔ یعنی جماعت کے ساتھ رہو

۲) والسمع ۔ امام وقت کی باتیں سنو

۳) والطاعۃ ۔ اور اس کی اطاعت کرو

۴) والھجرۃ ۔ اور اگر دین کی خاطر ہجرت کرنی پڑے تو وہ کرو

۵) والجہاد فی سبیل اللہ ۔ اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔

فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرْجِعَ۔ یعنی پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے گلو خلاصی کرالی۔ سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظامِ جماعت میں شامل ہوجائے۔

پھر فرمایا: وَمَا دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اِنْ صَامَ وَ اِنْ صَلّٰى قَالَ وَ اِنْ صَامَ وَاِنْ صَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ۔ (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۱۳۰) یعنی جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ خواہ وہ نماز بھی پڑھے، روزہ بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔

پھر ایک اور موقع پر آپ ﷺ کی نصیحت ہم تک اس طرح پہنچی۔ ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ صحابہ مل کر حضرت عرباض بن ساریہؓ کے پاس آئے (یہ وہی عرباض ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ'' ان لوگوں پر کوئی الزام نہیں جو سواری حاصل کرنے کے لئے تیرے پاس آتے ہیں تاکہ غزوہ میں شریک ہوسکیں۔ تو تُو ان کو جواب دیتا ہے کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے وہ یہ جواب سن کر رنج و غم میں ڈوبے واپس جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں۔'') تو یہ صحابہ جب ان کی خدمت میں آئے تو عرض کیا کہ ہم آپ سے استفادہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس پر عرباضؓ نے فرمایا:

ایک دن حضور نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے بہت مؤثر فصیح و بلیغ انداز میں وعظ فرمایا جس سے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے۔ حاضرین میں سے ایک نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے۔ آپ کی نصیحت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا'' میری وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو۔

(ترمذی کتاب العلم)

پس ان نصائح کو سامنے رکھ کر یہ بات روزِ روشن کی طرح ہمارے سامنے آتی ہے کہ اگر ہم تقویٰ کے ساتھ کامل اطاعت کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کو سامنے رکھیں اور اسجدوا لآدم کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ اور سمعنا و اطعنا پر عمل کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ انعام ہمارے اندر تا قیامت رہے گا۔ انشاء اللہ

**اطاعت کے حقیقی معانی:** اطاعت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔'' اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔'' (الحکم 10 فروری 1901ء)

**ہر معاملہ میں امام کے پیچھے چلیں:** حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:'' ہر معاملہ میں امام کے پیچھے چلیں آپ میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنے امام سے آگے نکلنے کی کوشش کرے۔''

(خطبات مسرور، جلد نمبر 1 صفحہ 181)

**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام:** حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 11 مئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام جو پیغام دیا اس میں آپ فرماتے ہیں۔

'' قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:'' جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے۔ جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔''

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔''

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)

**ایک ضروری بات:** احباب جماعت کو یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ خلافت کے انعام کو ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے اور نسلاً بعد نسلٍ تا قیامت اس سے مستفیض ہونے کے لئے ہم پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اور ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع خلافت ہی سے ہمیں ان ذمہ داریوں کی طرف مسلسل توجہ دلا رہے ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں اور پنجوقتہ نمازیں بغیر کسی تساہل کے وقتِ مقررہ پر باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔

☆ ہم روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ پھر قرآن کریم کا ترجمہ سوچ سمجھ کر غور کے ساتھ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

☆ نظام وصیت میں شمولیت کی کوشش کرنی چاہئے۔ جو کہ تقویٰ پر قدم مارنے کے لئے ایک نہایت ضروری سنگِ میل ہے۔

☆ ہمیں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کرنی چاہئے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ، آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کی محبت پیدا کریں۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاءؑ کے ساتھ ایک فدائیت اور پیار کا والہانہ جذبۂ محبت و اخوت پیدا کریں۔

☆ اسلامی پردہ کے احکامات لاگو کریں۔ جس میں ہر دو مرد و خواتین شامل ہیں۔

☆ تمام غیر شرعی اور غیر اسلامی رسومات سے مکمل پرہیز ہو۔

☆ مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں۔

ان مندرجہ بالا امور پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب اور تلقین کرتے رہیں۔ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کریں۔

**عظیم الشان خوشخبری:** حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک موقع پر جماعت احمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی آپ فرماتے ہیں۔

'' آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی کہ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔'' (خطبہ جمعہ 18 جون 1982ء)

تقویٰ اور اطاعت کے ضمن میں یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کے قابل ہے کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم خلیفۃ المسیح کی تو ہر بات مانتے ہیں مگر امیر جماعت یا صدر جماعت کی پابندی نہیں کریں گے۔ یہ اطاعت کے خلاف ہے کیونکہ یہ نظام خلیفۂ وقت کا ہی قائم کردہ ہے گویا دوسرے معنوں میں وہ خلافت پر بالواسطہ (indirectly) اعتراض کر رہے ہوتے ہیں بظاہر خلافت سے محبت کا تعلق جتا رہے ہوتے ہیں لیکن عملاً وہ ایسا نہیں کر رہے ہوتے۔ یا پھر مجلسوں میں بیٹھ کر نظام جماعت پر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ کسی کو ایک آدھی سچی خواب آجائے یا ان کی دعائیں قبول ہو جائیں تو وہ دعا گو بن جاتے ہیں۔ مجلسوں میں بیٹھ کر اپنے تقویٰ کا اثر لوگوں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں ہے انہیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت:** میں اپنی معروضات کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے الفاظ میں ختم کرتا ہوں۔ جلسہ سالانہ UK 2007ء کے آخری دن کے خطاب میں آپ نے یہ نصیحت فرمائی:۔

'' پس اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی صورت میں اتارا ہے ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے استغفار کا مسلسل ورد اور توجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا بھی بڑا ضروری ہے تاکہ یہ انعام ہماری نسلوں میں قیامت تک چلتا رہے۔

پس اے مسیح محمدی کے پیارو! آج اس مسیح نے جو تمہارے سپرد امانت کی ہے اللہ تعالیٰ کے مومنین سے کئے گئے وعدہ سے فیض اٹھانے کے لئے اس امانت کی حفاظت کرو۔۔۔۔ اپنی دعاؤں کے ساتھ اس کی حفاظت کرو اور اپنی دعاؤں کے ساتھ اس انعام کو نئی صدی میں داخل کرو پھر ان قربانیوں کی وجہ سے جو تمہارے آباء و اجداد نے کیں اور تم نے کیں اس کو نئے سے نئے پھل لگتے جائیں۔''

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور نبوت رہے قائم
یہ فضل ترا تابقیامت رہے قائم
جب تک کہ خلافت کا یہ فیضان رہے گا
ہر دور میں ممتاز مسلمان رہے گا

☆☆☆☆☆

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

## اگر خدا تعالیٰ سے محبت، اس کی عبادت اور انسانیت کی خدمت اپنے اوصاف میں شامل کر لیں تو ہم حقیقی احمدی بن جائیں گے اور ترقیات کو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکیں گے خواہ یہ ترقی ذاتی ہو یا قومی ہو۔

اے گھانا کے احمدیو! مَیں آپ کو مبارک پیش کرتا ہوں کہ آپ نے خلافت کے ساتھ اپنے پیمان کو پورا کر دیا۔ گھانا سے مجھے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ جو بھی نیکیوں میں مسابقت کرے گا وہ میرے لئے خوشی کا موجب ہوگا۔

**میں دیکھ رہا ہوں کہ افریقہ کا مستقبل بڑی تیزی سے تابناکی کی طرف رواں دواں ہے۔ جس قدر محنت اور تیزی کے ساتھ آپ اس مقصد کے حصول کے لئے کام کریں گے اسی قدر تیزی سے آپ اس مقصد کو پاسکیں گے۔**

(باغ احمد (گھانا) میں منعقدہ جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المومنین کا ولولہ انگیز افتتاحی خطاب۔ افراد جماعت کو خصوصًا اور اہل گھانا کو عموماً مختلف میدانوں میں ترقی کے لئے زرّیں نصائح)

گھانا کی حکومت خلیفۃ المسیح کا گھانا کی سرزمین میں ایک مرتبہ پھر سے استقبال کرتے ہوئے از حد خوشی محسوس کر رہی ہے۔ صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات پر ہم آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(صدر مملکت گھانا کا خطاب)

گھانا کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں صدر مملکت گھانا و دیگر متعدد اہم شخصیات کی شمولیت۔ خلافت سے محبت وفدائیت کے دلکش نظارے۔

میڈیا اور پریس میں دورہ کی کوریج

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

### حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ہے کہ آپ کا 78 واں جلسہ سالانہ آج سے شروع ہو رہا ہے۔

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے پھر سے مجھے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق بخشی جس میں 31 سال قبل شامل ہونے کا موقعہ خدا تعالیٰ نے عنایت فرمایا تھا۔ یہ غریبانہ جلسہ ناریل اور پام کے درختوں کے سایہ میں، سمندر کے کنارے سالٹ پانڈ کے مقام پر منعقد ہوا کرتا تھا۔ ان جلسوں سے اولین مبلغین کی کاوشوں کی ایک جھلک ملتی ہے۔ یہ بزرگ مبلغین بہت مشکل حالات میں زندگی بسر کرتے اور عجیب و غریب لعل و جواہر اکٹھے کرنے میں محو رہے۔ اُس زمانہ کے لوگ ان کی اہمیت سے نا آشنا تھے۔ ان موتیوں کو وہ مسیح محمدی کے قدموں میں ڈالتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ان اولین بزرگوں کی طرف سے پیش کردہ تحفوں پر بیحد خوش ہوئے۔ گویا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔ جانتے ہو وہ کونسا خزانہ تھا؟ یہ لعل و جواہر کیا تھے؟ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے احمدیت کو 87-88 سال قبل قبول کیا۔ ان واقفین نے اس انداز میں کام کیا جیسے بکھرے ہوئے جوڑوں کو ملا دیا جائے۔ یہ تھے وہ لوگ جو سالٹ پانڈ میں اکٹھے ہوا کرتے تھے۔

آج سے 31 سال قبل جب پہلی دفعہ اس جلسہ میں ایک پام کے درخت کے نیچے شرکت کی سعادت ملی تو مسیح موعودؑ کے ان فدائین کی تعداد ہزاروں سے تجاوز نہ کرتی تھی۔ یہ فدائی ہی تھے جو پھل تھے ان اولین مبلغین کے۔ خدا تعالیٰ نے ان پھلوں کو برکت بخشی اور یہ چند بہت جلد ہزاروں میں بدل گئے۔ گھانا میں اپنے سات آٹھ سال کے قیام کے دوران مَیں نے اپنی نگاہ سے جماعت احمدیہ گھانا کو شاہراہ ترقی پر گامزن پایا۔ اور 19 سال بعد 2004ء میں جب مَیں گھانا پہنچا تو اس ملک میں احمدیت کی ترقی کے اور ہی رنگوں کا مشاہدہ کیا۔ 'بستان احمد' جہاں جلسہ منعقد ہو رہا تھا 151 ایکڑ کا وسیع و عریض قطعہ اراضی دیکھ کر دل خدا کی حمد سے بھر گیا۔ نومبائعین کا خلوص اور وفا دیکھ کر بھی دل خدا کی حمد کے ترانے گانے لگا۔

مَیں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ یہ جذبات وفا اور محبت جو ہر چھوٹے بڑے کے چہرہ پر ہویدا تھے میرے دل میں نہ صرف آپ کے لئے گہری محبت کا باعث بن گئے بلکہ مَیں تو دنیا کے دیگر ممالک کے احمدیوں کو بھی کہنے لگ گیا کہ خلافت کے ساتھ محبت کے گُر سیکھنا ہیں تو گھانا کے احمدیوں سے سیکھیں۔

اس لئے اے گھانا کے احمدیو! مَیں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے خلافت کے ساتھ اپنے پیمان کو پورا کر دیا۔ لیکن یاد رہے کہ شیطان ہمیشہ دو تعلقات کے درمیان دراڑیں ڈالنے کے لئے تیار رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس تعلق کی حفاظت نہیں کی جاسکتی۔

درحقیقت خلیفہ اور جماعت کی محبت کی بنیاد مسیح موعودؑ کی محبت پر ہے اور مسیح موعودؑ کی محبت رسول اللہ ﷺ کی محبت پر مبنی ہے۔ اور رسول اللہ کی محبت کی بنیاد خدا تعالیٰ کی محبت پر ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مدد طلب کرتے ہوئے جب ہم ایک اکائی بن جاتے ہیں تو شیطان ایسے تعلقات توڑنے میں کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ اس اصول پر عمل کرتے ہوئے جیسے ماضی میں ہم فیوض و برکات الٰہی کے پھلوں سے فیضیاب ہوئے آئندہ بھی ہم کبھی ان سے محروم نہیں رہیں گے۔

یہ نیا قطعہ اراضی جو 460 ایکڑ پر مشتمل ہے 'باغ احمد' کہلاتا ہے۔ تین قصبوں کی شاہراہوں پر واقع بیحد باموقع ہے۔ صرف چند سال قبل جماعت احمدیہ گھانا اس کے حاصل کر پانے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ یہ جماعت احمدیہ گھانا کی خلافت سے وابستگی اور وفا کا نتیجہ ہے۔

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے یہ سب انعام حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خدائی وعدوں کے عین مطابق ہے۔ اور جب تک یہ تعلق قائم رہا ہم میں سے ہر ایک ان وعدوں کو سچا ہوتا دیکھتا چلا جائے گا۔ اس لئے کسی کو بھی اس تعلق میں رخنہ ڈالنے کا موقع ہی نہ دیں۔ گھانا سے مجھے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ میری دعا ہے کہ آپ ترقی کرتے چلے جائیں۔ شاید ان توقعات کا باعث میری زندگی کے چند سال ہیں جو مَیں نے یہاں گزارے۔

دوران عرصہ قیام مَیں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ پاکستان مستقل طور پر واپس لوٹ جاؤں گا۔ اس وقت گھانا کی معاشی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔ تاہم مَیں نے کبھی بھی اس ملک کو خیر باد کہنے کا نہ سوچا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ مَیں نے خود کو ایک گھانین ہی تصور کرنا شروع کر دیا۔ جہاں آپ تھے وہیں مَیں بھی تھا اور گھانا کی ترقیات کا ایک حصہ بن جانے کی کوشش کی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کے ساتھ مَیں نے بہت توقعات وابستہ کر رکھی ہیں کیونکہ جس قدر قرب کا تعلق کسی کے ساتھ ہو اسی قدر زیادہ اس سے توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔ میرا مقام تقاضا کرتا ہے کہ دنیا کے ہر احمدی سے ایک جیسا ہی تعلق رکھوں۔ سب ہی مجھے پیارے ہیں۔ جو بھی نیکیوں میں مسابقت کرے گا وہ میرے لئے خوشی کا موجب ہوگا۔ یہ میری انتہائی خواہش ہے کہ ہر ایک جماعت میں وفا، تعلق باللہ اور قربانیوں میں مسابقت کی روح پیدا ہو جائے۔

وفا اور وابستگی کی علامت کے طور پر 300 خدام سائیکلوں پر بورکینا فاسو سے جلسہ سالانہ گھانا میں شمولیت کی غرض سے پہنچے ہیں۔ تاکہ اس اہم موقع کی برکات سے مستفید ہوتے ہوئے خلافت کے ساتھ وابستگی اور تقریبات میں شامل ہو سکیں۔ یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ خلافت کے ساتھ محبت اور وابستگی میں آپ کا کیا مقام ہے۔

پڑوسی ممالک سے آنے والے مایوس نہ ہوں کہ مَیں مکمل طور پر ہی گھانین بن چکا ہوں۔ میری کوشش ہے اور دعا ہے کہ مَیں ہر ایک کا ہی ہو جاؤں اور ہر ایک میری دعاؤں میں شامل ہو۔ خلافت کا تو تعلق ہی ایسا ہے کہ ہر ایک مخلص خلیفہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ افریقہ کے ساتھ میرے پہلے تعلق کے باعث مَیں نے ہمیشہ اہل گھانا کی تعریف کی ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ میری حیثیت گھانا کے نمائندہ یا سفیر کی رہی ہے۔ مَیں نے ہمیشہ کہا ہے کہ مجھے کبھی کسی گھانین سے شکایت نہیں ہوئی۔ مَیں نے ہمیشہ انہیں شریف النفس اور باوفا پایا ہے۔ اس لحاظ سے آج اگر مَیں ان کا مداح ہوں تو یہ ان کا حق ہے۔ ہر احمدی کے ساتھ میرا تعلق ظاہر و باہر ہے۔ اور یہ جذبہ روز افزوں مضبوط تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج میرے سامنے بہت سے نوجوان اور نو احمدی ہیں۔ ان میں سے بعض تو میرے عرصہ قیام کے وقت بہت چھوٹے ہوں گے یا پھر ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے۔ ان کو میرا یہ پیغام ہے کہ اولین احمدی

مثلاً مہدی آپا، امام الحاج صالح، مومن کورے اور دیگر نے جماعتی تعلیمات کو پوری طرح سے سمجھا اور پھر اس کے لئے بے مثال قربانیوں سے کبھی دریغ نہ کیا۔ اگر جماعت احمدیہ گھانا کے ابتدائی تاریخی واقعات اب تک شائع نہیں ہوسکے تو انہیں شائع کرنا چاہئے۔

یہ لوگ ہر حال میں خلافت کے ساتھ باوفا رہے۔ خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر دم تیار تھے۔ انہوں نے اپنے عہد بیعت کو خوب خوب نبھایا اور امام وقت کو سلام پہنچایا اور امن کے اس پیغام کے ساتھ ساتھ ترقی کرتے گئے۔ اس لحاظ سے اے نوجوان نسل تُو کبھی بھی ان بزرگوں کا شکریہ ادا کر ہی نہیں سکتی۔ صحیح شکر ادا کرنے کا بس ایک ہی طریق ہے کہ جس طرح وہ اپنی جان اور مال کا نذرانہ لئے پھرتے تھے اور اپنے عہد بیعت کی مکمل حفاظت کی آپ بھی اس پیمان بیعت کو کبھی ٹوٹنے نہیں دینا۔ صرف اسی وقت آپ ان کی روح کو خوش کرسکیں گے۔

اگر آپ کے آباء واجداد قبول احمدیت میں جذبہ مسابقت رکھتے تھے تو ان کے اس اعلیٰ مقام کی خاطر آپ کو محنت کے ساتھ نظام جماعت سے وابستگی رکھنا ہوگی۔ اور اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ اُن کے لئے باعث شرم ہوں گے۔

اس لئے ہمیشہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں اور اخلاص اور وفا کی نئی بلندیوں کو چھوتے ہوئے اپنے عہد بیعت کا حق ادا کریں۔ اس لحاظ سے نئے آنے والے جنہوں نے حق کو دیکھ کر اُسے قبول کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اخلاص اور ایمان میں ترقی کر رہے ہوں گے انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قبول احمدیت کا فائدہ انہیں صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے جب ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب آجائے گا۔ اگر ان میں اور دوسرے لوگوں میں کوئی مابہ الامتیاز ہی نہ ہو تو پھر بیعت کرنے یا احمدی ہونے کا کیا فائدہ۔ ایسے احمدی ہونے میں فخر کا کیا پہلو۔ اور اگر آپ پرانے احمدی ہیں تو پھر آپ کی احمدیت اس وقت قابل فخر ہوسکتی ہے جب آپ احمدیت کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اتر سکیں۔ اور یہ توقعات قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ کیا ہیں قرآنی تعلیمات؟ یہ قرآنی تعلیمات ہی ہیں جو انسان کے لئے ایک مثالی انسان بننے میں معاون بنتی ہیں اور یہ مثالی انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا لحاظ رکھتا ہے۔

بانیٔ سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ اس جلسہ کے انعقاد کا مقصد دینی تعلیمات، تعلق باللہ اور انسانوں کے اندر محبت اور پیار کے ساتھ جذبات اخوت پیدا کرنا ہے۔ اگر یہاں ہم اس مقصد کے لئے جمع نہیں ہوئے تو پھر ہمارا یہاں آنا بے مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ جلسہ دنیاوی میلوں کی طرح نہیں ہے۔ مزید فرمایا کہ جلسہ کے انعقاد کا مقصد انسانیت کی اصلاح ہے۔ یہ تربیت کیونکر ممکن ہے؟ اوّل تو انسانی تخلیق کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن (الذاریات: 57)۔ اس آیت کی روشنی میں علم ہوتا ہے کہ انسانی تخلیق کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت، حصول عرفان الٰہی اور مکمل طور پر اسی کا ہو رہنا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک اور آیت میں بیان فرماتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس لحاظ سے اس کی تخلیق کا مقصد بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ سونا، جاگنا، کھانا، پینا اور جنسی خواہشات اس زندگی کا اصل مقصد نہیں۔ جو لوگ عبادت سے نا آشنا ہیں وہ جانور بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ یاد رکھیں کہ کامیاب وہی ہے جو عبادت میں مشغول ہے۔ اگر یہ مقصد حاصل ہوگیا تو ہم خدا کی رضا کی راہ پر قدم مارنے لگیں گے اور ہم انسانیت کے لئے مفید وجود بن جائیں گے۔ خدا کا حقیقی بندہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہے۔ وہ احکامات وہ ہیں جن کی نشاندہی تفصیلاً قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ ایک احمدی کو اخلاص کے ساتھ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اچھے اور مثالی احمدی بننے کی غرض سے چند خصائل کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جھوٹ سے اجتناب کرو، جھوٹ تمام برائیوں کی جڑھ ہے۔ جھوٹ آپ کو عبادت الٰہی سے دور کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31)۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے جھوٹ بولنے والے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خیال کرتے ہیں کہ جھوٹ ہی ہے جو ان کی نجات کا باعث ہوسکتا ہے۔ حقیقی عبادتگوار سچ پر پوری طرح سے کاربند رہتا ہے۔ اگر جھوٹ بولنے سے کوئی نقصان بھی پہنچتا ہے تو بھی اسے برداشت کرنا چاہئے۔ بہر حال نقصان تو کئی انداز سے ہوسکتا ہے اور اسے براداشت بھی کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر نقصان بھی ہو جائے بلکہ سچ بولنے پر کوئی سزا بھی مل جائے تو اسے خلوص دل سے براداشت کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے کو شرک کے موافق قرار دیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں خدا کی رضا کا حصول ممکن ہوسکے گا کیونکہ آپ کا یہ عمل خدا کی رضا کے لئے ہوگا۔

ایک نیکی صبر و تحمل ہے۔ صبر کے نتیجہ میں بہت سی برائیوں سے بچا جاسکتا ہے۔ صبر کی کمی کے باعث غلط فہمیاں اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر احمدی کو صبر اختیار کرنا چاہئے۔ دلخراش باتوں کو برداشت کریں۔ اس پالیسی کے نتیجہ میں بہت سے جھگڑوں کا حل ہوسکتا ہے۔ فیملی تنازعات خواہ وہ خاوند بیوی کے درمیان ہوں یا بھائیوں کے درمیان ہوں یہ سب بچگانہ تنازعات ہوتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل ناردرن ریجن میں دو قبائل کے درمیان تنازعہ پیدا ہوگیا۔ اس جھگڑے کی بنیاد صرف اور صرف بے صبری اور کم حوصلگی تھی۔ بہت ساری جانیں ضائع ہوگئیں۔ جائیدادوں کو شدید نقصان پہنچا۔ اس صورت حال میں پڑھے لکھے اور جاہل ایک ہی درجہ پر آگئے۔ دنیا بھر میں ایک طوفان بے تمیزی ہے۔ قتل عام ہو رہا ہے اور قومیں دوسری قوموں پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ یہ سب کچھ بے صبری کا ہی نتیجہ ہے۔ دنیا تباہی کے دہانے پر ہے۔ احمدیوں کو دنیا کو بچانا ہوگا۔ اس لحاظ سے صبر و برداشت کی عادت کو اس انداز میں اختیار کرنا ہوگا کہ احمدی ہر میدان میں صبر و برداشت کا نمونہ بن جائیں۔

پھر غیبت کی عادت ہے۔ غیبت کیا ہے؟ کسی کی پیٹھ کے پیچھے اس کے خلاف باتیں کرنا غیبت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ (الحجرات:13)۔ پس کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنا ویسے ہی ہے جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے لگ جائے۔ ہر انسان جس میں ذرّہ بھی انسانیت ہو ایسے عمل کو یقیناً ناپسند کرے گا۔ ایک احمدی جسے اخلاقیات کا نمونہ بننا ہے کیسے ایسا قابل نفرین کام کرسکتا ہے۔

ایک دفعہ قصے کہانیوں اور غیبت کا ذکر آنحضرت ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی نے دریافت کیا کہ آیا کسی شخص کے بارہ میں یہ کہنا درست ہوگا کہ اُس میں فلاں نقص ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تو ویسا ہی ہے جیسا کہ آپ اس کے بارہ میں بیان کر رہے ہیں تو آپ غیبت کے مرتکب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ ویسا نہیں جیسا کہ آپ بیان کر رہے ہیں تو آپ دُہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ یعنی غیبت اور جھوٹ۔

قصے کہانیاں بھی سماجی امن کو برباد کر دیتے ہیں اور دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں۔ اس سے خبردار رہیں تا کہ آپ معاشرہ میں امن قائم کرنے والوں کی صف اوّل میں شمار ہوں۔

پھر خیانت اور بددیانتی کا معاملہ ہے۔ اس کا تعلق صرف چھوٹی رقوم یا حق دار کو پورا حق ادا کرنے سے ہی نہیں ہے بلکہ اپنے فرائض کی کماحقہ ادائیگی بھی اسی زُمرہ میں آتی ہے۔

جب کوئی شخص کسی مقررہ معاوضہ پر کام کر رہا ہے تو اسے اپنے فرائض کو مکمل ایمانداری سے ادا کرنا چاہئے۔

اسی طرح سے جب ایک آجر اپنے مزدوروں کو مقررہ معاوضہ کے مطابق ادا نہیں کرتا وہ بھی بددیانت شمار ہوگا۔ ایسی بددیانتی کا اثر آخر کار ملک پر پڑتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کام مناسب انداز میں انجام کو نہیں پہنچتا تو اس سے ملک کی شہرت کو سخت دھچکا لگتا ہے۔ اسی طرح سے گورنمنٹ کے ملازمین جو کماحقہ اپنے فرائض ادا نہیں کرتے وہ بھی بددیانتی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی قوم کے لئے سخت نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔ ایک احمدی کا فرض ہے کہ قومی مفادات اور عوامی مفادات کا خلوص دل سے خیال رکھے اور کبھی کسی بددیانتی کا خیال بھی اس کے دل میں نہ گزرے۔ ملکی فرائض ادا کرنا اہم حقوق جو انسان پر واجب ہوتے ہیں ان میں سے ایک ہے۔ ایک بددیانت انسان اپنے حقوق کو کماحقہ ادا نہیں کرتا۔

ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ حکومتی واجبات کی ادائیگی نہیں کرتا تو بیعت کے مقصد کو بھی پورا نہیں کرتا۔ یہ آپ لوگوں کے اوپر آپ کے ملک کا حق ہے کہ آپ کبھی بھی بددیانتی نہ کریں خواہ وہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانہ پر۔ نہ صرف یہ کہ آپ کو بددیانتی سے بچنا چاہئے بلکہ قومی ترقیاتی کاموں میں آپ کو سب پر سبقت لے جانا چاہئے۔ بدامنی سے اجتناب کریں اور حکومت کے وفادار رہیں۔ دوسروں پر محنت میں سبقت لے جائیں۔ دوسروں پر تعلیم میں سبقت لے جائیں۔ اور یہی ایک احمدی کا طرّہ امتیاز ہونا چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی کہ ''تیرے فرقہ کے لوگ علم میں ترقی کریں گے۔ اس لئے نوجوان نسل کو میری یہ نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو علم کے میدان میں ہر چیز کو تج کرتے ہوئے لگا دیں۔ علم کے ہر میدان میں اس قدر ترقی کریں کہ نوبل پرائز آپ لوگوں کا کم از کم ٹارگٹ بن جائے۔ اس کے لئے طویل عرصہ تک بہت محنت درکار ہوگی۔ جب قومیں ترقی کرنا چاہتی ہیں تو طویل بنیادوں پر منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھیں کہ یہ آپ ہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کریں گے۔ یہ ہی حقیقی حب الوطنی ہے۔ ایک احمدی کے لئے ملک کی محبت اس کے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ خواہ طالبعلم ہوں یا ملازم یا تاجر یا حکومتی افسر یا کسان ہوں۔ یا آپ کا تعلق کسی اور پیشہ سے ہو، ایمانداری سے محبت اور بددیانتی سے نفرت آپ کا خاصہ ہونا چاہئے۔ Bawku سے اکرا اور Berekum سے Ho تک ہر احمدی مرد و زن بچہ یا جوان ان اعلیٰ اخلاقی اقدار سے پہچانا جانا چاہئے۔ صرف اس صورت میں آپ اپنے ملک سے محبت کے حق کو ادا کرنے کے حقدار کہلائیں گے۔ آپ کو نہ صرف خود اس میدان میں ترقی کرنا ہے بلکہ اپنے ہم وطنوں کو بھی اس طرف راغب کرنا ہوگا۔ ہمیں تو یہ تعلیم ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھیں اور کمزوروں کو بھی ساتھ لے کر چلیں تا کہ ان کے لئے بھی ترقی کے مواقع میسر ہوسکیں۔

اس ملک کے تمام باسی، عیسائی، مسلمان دیگر فرقوں سے تعلق رکھنے والے، لامذہب، بلحاظ قبائلی امتیاز خواہ وہ Dogomba ہوں، Wala ہوں، Ashanti ہوں یا پھر Fanti ہوں ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے بھائی بھائی ہیں اور ایک بھائی کی مدد کرنا آپ پر لازم ہے۔ اسلام ہمیں ایک دوسرے سے نیکیوں میں سبقت لے جانے کی تعلیم دیتا ہے لیکن حسد سے سختی سے منع کرتا ہے کیونکہ حسد دشمنی کی طرف لے جاتا ہے اور دشمنی دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے پر اکساتی ہے۔ اگر آپ حسد اور بغض سے آزاد ہو جائیں اور نیکی کو پھیلانے لگ جائیں تو اس صورت میں ہی آپ محبت کا پیغام پھیلانے والے بن سکتے ہیں۔ یہ ہے وہ طریق جس کے ذریعہ سے آپ اپنے ملک کا حق ادا کرسکتے ہیں اور اپنی بیعت کے پیمان کو پورا کرسکتے ہیں۔

جلسہ کے ان تین ایام میں اس مقصد کے حصول کے لئے دعا کریں اور اپنے حالات پر غور و فکر کرتے

رہیں تا کہ جب آپ لوگ واپس لوٹیں تو اپنی کوششوں کو مرکوز کرتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرسکیں۔

پھر مکرر کہتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت، اس کی عبادات اور انسانیت کی خدمت اپنے اوصاف میں شامل کرلیں تو ہم حقیقی احمدی بن جائیں گے۔ اور ترقیات کو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکیں گے خواہ یہ ترقی ذاتی ہو یا قومی ہو۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ افریقہ کا مستقبل بڑی تیزی کے ساتھ تابناکی کی طرف رواں دواں ہے۔ جس قدر محنت اور تیزی کے ساتھ آپ اس مقصد کے حصول کے لئے کام کریں گے اسی قدر تیزی سے آپ اس مقصد کو پا سکیں گے۔ عظیم گھانین لیڈر Kwame Nkrumah نے گھانا کی آزادی میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اپنے اس عظیم لیڈر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کو ملک کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ اور آخر کار اسے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کرنا ہوگا۔ آپ کو ایک اہم کردار ادا کرنا ہے تا کہ افریقن بلندیوں کو چھوئیں اور اعلیٰ نیکیوں پر انہیں قائم کرتے ہوئے انہیں آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## گھانا کے صدر مملکت کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد صدر مملکت گھانا آنریبل John Agye Kum Kufuor نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

صدر مملکت نے کہا کہ کل خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کا موقع ملا۔ گھانا کی حکومت خلیفۃ المسیح کو گھانا کی سرزمین پر ایک مرتبہ پھر سے استقبال کرتے ہوئے ازحد خوشی محسوس کر رہی ہے اور ہمیں اس بات پر بھی فخر ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے لئے آپ نے گھانا کا انتخاب کیا ہے۔ اس جلسہ کے انعقاد سے گھانا کو مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ مل رہا ہے۔

صدر مملکت نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں خلیفۃ المسیح کے انتہائی روحانی خطاب پر مشکور و ممنون ہوں۔ آپ کا ماٹو، Love for all Hatred for none ہمارے لئے بڑی دلکشی کا موجب ہے اور ہم نے گھانا میں جماعت احمدیہ کو اس پر عمل کرتے ہوئے پایا ہے۔ حکومت کی طرف سے ہم آپ کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ آخر پر ایک دفعہ پھر صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات پر ہم آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ صدر مملکت گھانا کا ایڈریس بارہ بج کر پچپن منٹ پر ختم ہوا۔

## سووینئر صد سالہ تاریخ گھانا

گھانا جماعت نے خلافت جوبلی کے موقع پر سو سالہ تاریخ شائع کی ہے۔ اس تاریخ میں گھانا میں احمدیت کے آغاز سے لے کر اب تک جماعت جن ادوار سے گزری ہے اور جماعت گھانا نے مختلف میدانوں میں جو ترقی کی منازل طے کی ہیں یہ سب تصویری زبان میں بھی بیان کی گئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب صدر مملکت گھانا کو پیش کی۔ اس دوران امیر صاحب گھانا نے ڈائس پر آکر اس کتاب کا تعارف کروایا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی۔ تقریب کے آخر پر الحاج الحسن صالح نے جو اس تقریب کو Conduct کر رہے تھے اس تقریب میں شرکت کرنے والے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

صدر مملکت گھانا نے حضور انور سے الوداعی مصافحہ کیا اور واپس تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جونہی جلسہ گاہ سے روانہ ہوئے ہر طرف سے فلک شگاف نعروں کی صدائیں بلند ہوئیں۔ لوگ خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگاتے تھے اور روتے تھے۔ خلافت احمدیہ کی برکات آج گھانا کی سرزمین کے چپہ چپہ پر ظاہر ہو رہی تھیں۔ اپنے کیا اور غیر کیا سبھی ان راہوں پر اپنے دل بچھائے بیٹھے تھے جہاں سے حضور انور کا گزر ہو رہا تھا۔ ان نعروں کے جلو میں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کی اس افتتاحی تقریب میں 39 سرکردہ حکام شامل ہوئے جن میں منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، ڈپٹی سپیکر، پیراماؤنٹ چیفس، نیشنل چیف امام، Traditional Council سے تعلق رکھنے والی متعدد شخصیات اور پروٹوکول آفیسر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازوں کے لئے مخصوص حصہ میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

**ملاقاتیں:** بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں ساڑھے پانچ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو شام پونے سات بجے تک جاری رہا۔ آج احباب جماعت گھانا کے علاوہ آئیوری کوسٹ، سیرالیون، گیمبیا، لائبیریا اور کانگو سے آنے والے وفود اور مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں آئیوری کوسٹ کے تین نمائندگان بھی تھے جن میں سے دو کا تعلق کیبنٹ ڈائریکٹر کے آفس سے ہے اور ایک مذہبی امور کے مشیر کے نمائندہ تھے۔ یہ سبھی جلسہ سالانہ گھانا میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

دوران ملاقات ان نمائندگان نے حضور انور کی خدمت میں آئیوری کوسٹ کے معاشی حالات کی بہتری اور امن کے قیام کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ان نمائندگان نے بتایا کہ گزشتہ سالوں سے خانہ جنگی کی صورتحال کے پیش نظر یتامیٰ کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور یتیم خانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور یہ یتیم فوری ضرورت کی اشیاء سے بھی محروم ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ ان یتیم خانوں کی مدد کی جائے۔ حضور انور نے امیر صاحب آئیوری کوسٹ کو ہدایت فرمائی کہ واپس جاکر جائزہ لے کر رپورٹ بھجوائیں۔

ملاقات کے آخر پر ان حکومتی نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آئیوری کوسٹ آنے کی دعوت دی۔ جس پر حضور نے فرمایا انشاء اللہ بعد میں آئیں گے۔ یہ ملاقات 25 منٹ تک جاری رہی۔

آج ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والے احباب کی تعداد چار صد پچاس کے لگ بھگ تھی۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

## جانثاران خلافت کے حلقہ میں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور اپنی رہائشگاہ پر جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں جانب اس قدر ہجوم تھا کہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ رات کے اندھیرے میں بھی یہ عشاق اپنے دل و جان سے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ ہر طرف ہاتھ بلند ہو رہے تھے اور سفید رومال لہرائے جا رہے تھے کہ کہیں پیارے آقا کی نظر ان پر پڑ جائے جو ان کا دین بھی سنوار جائے اور دنیا بھی۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ خدام گاڑی کے دونوں طرف پوری مستعدی سے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور گاڑی کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔ حضور انور مسلسل ہاتھ ہلا کر اپنے ان جانثاروں کے عشق و محبت اور فدائیت کا جواب دے رہے تھے۔

عشق و محبت کا یہ کھیل حضور انور کی رہائشگاہ تک جاری رہا۔ جب حضور انور اپنی رہائشگاہ کے قریب پہنچے تو وہاں ایک اور ہی سماں تھا۔ افریقن بچے اور بچیاں نہایت ہی مترنم آواز میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اردو نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ان کو دیکھتے ہی گاڑی سے نیچے اتر آئے اور ان کے پاس کھڑے ہوگئے۔ یہ بچیاں درثمین، کلام محمود اور کلام طاہر سے مختلف نظمیں پڑھ رہی تھیں اور حضور انور نہایت محبت و پیار سے ان کے پاس کھڑے سنتے رہے۔ ان بچوں اور بچیوں نے یہ سب نظمیں زبانی یاد کی ہوئی تھیں اور خوش الحانی سے پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے بچیوں سے پوچھا کہ کماسی (kumasi) سے آئی ہیں؟ بچیوں نے سر ہلا کر جواب دیا کہ ہم کماسی سے آئی ہیں۔

افریقن بچوں اور بچیوں کے منہ سے اردو نظموں نے ایک عجیب سماں باندھ دیا تھا۔ ہر کوئی مسحور ہو رہا تھا۔ حضور انور پندرہ بیس منٹ تک ان بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے ہوئے ان کی نظمیں سنتے رہے۔ حضور انور نے ان کو ازراہ شفقت قلم بھی عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب کی بیٹی عزیزہ ثمینہ نسرین نے 32 بچوں اور بچیوں کو بڑی محنت کے ساتھ 23 نظمیں سکھائی ہیں۔ کئی مہینوں پر پھیلی ہوئی ان بچوں اور بچیوں کی ایک لمبی محنت اور کوشش ہے جو آج کے دن کے لئے اپنے آقا کی خاطر انہوں نے کی اور پھر اپنے پیارے آقا کی محبت، پیار، شفقت اور قرب کی ایک ایسی جزا پائی جس کے مقابل پر لاکھوں، کروڑوں کے انعام بھی ہیچ ہیں۔

## میڈیا اور پریس میں کوریج

میڈیا اور پریس میں حضور انور کے دورہ کو کوریج دی جا رہی ہے۔

۞...... گھانا کے نیشنل اخبار Daily Graphic نے آج 17 اپریل کو اپنی اشاعت میں پہلے صفحہ پر رنگین تصاویر کے ساتھ حضور انور اور صدر مملکت کی ملاقات کی رپورٹ شائع کی ہے۔ اخبار نے خبر کا عنوان یہ لگایا ''تیل کی دریافت کا صحیح استعمال کریں''۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے صدر مملکت سے ایک ملاقات میں یہ نصیحت کی کہ گھانا سے حالیہ تیل کی دریافت کو ملک کی ترقی و بہبود کے لئے استعمال کریں اور اس کے لئے دوسرے ممالک کے تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پُرزور طریق سے اپنے یقین کا اظہار فرمایا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔

احمدیہ مسلم مشن ایک اسلامی جماعت ہے جو اسلام کے پیغام کو پھیلانے پر کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اور یہ سو ممالک سے زائد میں 17 ملین افراد جماعت پر مشتمل ہے۔

روحانی پیشوا (حضور انور) نے یہ بھی کہا کہ میرے گزشتہ دورہ سے اب تک (یعنی چار سالوں میں) ملک میں خاصی ترقی ہوئی ہے۔

صدر مملکت نے کہا کہ خدا نے 2007ء میں گھانا میں تیل کی دریافت کا فضل کیا ہے اور یہ یقین دلایا کہ وہ اس دریافت کو لوگوں کی بہبود کے لئے صحیح استعمال کریں گے۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ تیل کی دریافت پر کام ابھی شروع ہوا ہے اور رپورٹ کے مطابق یہ مثبت ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

۞۞۞۞۞

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

# ملکی رپورٹیں

## خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت
## بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام عظیم الشان تقاریب وجلسوں کا انعقاد

**کلکتہ:** جماعت احمدیہ کولکتہ نے خلافت جوبلی کے موقعہ پر کئی پروگرام بنائے اس کے لئے صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے چیئر مین مکرم ظفر احمد صاحب NIR تھے۔ کمیٹی کے تمام ممبران کی کوششوں سے پروگرام نہایت ہی کامیاب رہے۔ مورخہ ۲۴ رمئی کو مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس کی نگرانی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اسلامیہ جنرل ہسپتال میں ۹۰ مریضوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ خدام نے جماعت کا تعارف بھی کرایا اور خلافت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے کے بارہ میں ہسپتال کی انتظامیہ و مریضوں کو آگاہ کیا۔ ۲۵ رمئی کو مسجد احمدیہ میں صبح ۱۱ تا شام ساڑھے چار بجے فری آئی چیک اَپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں West Bank Hospital کولکتہ کے آنکھوں کے ماہر ڈاکٹروں کے علاوہ محترم کرنل ظہیر الدین خان صاحب نے ۲۵۰ سے زاید مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور مفت ادویات بھی تقسیم کیں۔ آئی کیمپ میں کئی معززین شہر نے بھی شمولیت کی۔

**خون کا عطیہ:** ۲۵ رمئی کو ہی مسجد احمدیہ کے لجنہ ہال میں Voluntary Blood Donation Camp کا بھی انعقاد کیا گیا۔ ایک فلاحی تنظیم Bhorukha Blood Bank کے ڈاکٹروں نے ۵۶ خدام، انصار اور ممبرات لجنہ سے خون کا عطیہ لیا۔ بلڈ بنک والوں نے تعجب کا اظہار کیا کہ اتنی بڑی تعداد میں احمدیوں نے خون کا عطیہ دیا ہے۔ جو ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا۔ خاص کر کولکتہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ رضا کارانہ خون کا عطیہ دینے والی ۱۶ احمدی خواتین تھی۔ بقول ڈاکٹروں کے آج تک ایسا موقعہ کبھی نہیں آیا۔ جماعتی انتظامات اور بے لوث خدمت انسانی کو بہت سراہا گیا۔

آئی کیمپ اور Blood Donation کو اخبارات اور ٹی وی چینلز والوں نے کور کیا۔ ۲۶ رمئی کو تقریباً ۸ اخبارات نے فوٹوز کے ساتھ خبریں شائع کیں۔ ان دونوں پروگراموں کی تشہیر پوسٹرز، ہیڈ بلز اور آٹو آئسمنٹ کے ذریعہ تین دن تک ہوتی رہی۔

**پریس کانفرنس:** ۲۵ رمئی کو ہی شام پانچ بجے احمدیہ نمائش ہال کولکتہ میں پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ دو دن قبل ہی شہر کے ۱۶۰ اخباری اور ٹی وی نمائندگان کو دعوت نامے مع جماعتی تعارف وخلافت احمدیہ کے تعارف کے دیئے گئے تھے۔ باوجود اتوار کی چھٹی ہونے کے ۱۱۶ اخباری اور ٹی وی نمائندگان نے پریس کانفرنس میں شرکت کی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال وآسام، محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کولکتہ اور خاکسار مقصود احمد بھٹی نے پریس کانفرنس کو مخاطب کیا۔ الحمد للہ دوسرے روز ۱۱۲ اخبارات کے علاوہ دو ٹی وی چینلز نے جماعتی پروگراموں کی خبریں شائع کی اور فوٹوز بھی شائع کئے جن میں سے قابل ذکر اخبارات The Times of India, The Telegraph، پرتی دن (بنگلہ)، اسٹسس مین (بنگلہ)، دینک جاگرن۔ ان اخبارات کی کے ذریعہ ہزاروں احباب تک پیغام حق پہنچا۔

۲۷ رمئی سوا تین بجے باجماعت نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز تہجد کے لئے تمام مرد وزن مسجد احمدیہ کولکتہ میں جمع ہوئے۔ دور دراز کے احباب وخواتین نے رات کو ہی مسجد میں آکر قیام کیا۔ خاکسار نے نماز تہجد پڑھائی۔ اور نماز کے بعد درس القرآن دیا۔ تمام حاضرین کو صبح چائے بسکٹ دیئے گئے۔

بعد نماز فجر اظہار تشکر کے لئے گیارہ بکروں کی قربانی دی گئی۔ یہ گوشت غرباء ومساکین میں تقسیم کیا گیا۔

۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کولکتہ نے مسجد احمدیہ کے احاطہ میں لوائے احمدیت لہرایا اور محترم صوبائی امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ گیارہ بجے محترم امیر جماعت کولکتہ کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ جلسے کے مہمان خصوصی محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال وآسام تھے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم وسیم احمد ساہی صاحب نے کی اور اُس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ نظم محترم ظفر احمد صاحب NiR نے نہایت ہی خوش الحانی سے سنائی اور مکرم معشوق عالم صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت پیغام جو آپ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے لئے تمام دنیا کے لئے تحریر فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس دوران حضور کا پیغام حاضرین جلسہ میں بھی تقسیم کیا گیا۔ اجلاس میں محترم منیر احمد صاحب بانی، محترم منظور عالم صاحب، خاکسار اور محترم صدر اجلاس نے صد سالہ خلافت جوبلی کے تعلق سے تقریر کی اور مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے نظم پڑھی۔ جلسے کے اختتام پر محترم صوبائی امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ نماز ظہر وعصر کے بعد تمام احباب کو کھانا کھلایا گیا۔

**حضور کا خطاب:** کھانے کے بعد تمام احباب جماعت کی نظریں مردانہ اور زنانہ ہالوں میں لگائے گئے بڑے بڑے LCD ٹی وی سیٹ پر تھی۔ تین بجے سے احباب اپنے پیارے آقا کا دیدار کرنے اور آپ کا خطاب سننے کے لئے منتظر تھے۔ مرد وخواتین صبر اور تحمل سے MTA کے پروگراموں کو دیکھتے رہے جب حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے تو تمام احباب کی عجیب کیفیت تھی۔ Excel سنٹر سے براہ راست پروگرام جو نشر ہو رہا تھا۔ اُس کو خاص توجہ سے احباب جماعت دیکھ رہے تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد جب حضور کا خطاب شروع ہوا تو تمام توجہ حضور کے خطاب کی طرف تھی۔ حضور کا جلالی خطاب اور روحانی چہرہ قابل دید تھا۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے اخیر میں احباب جماعت سے جب عہد لیا تو تمام حاضرین کے جذبات قابل رشک تھے۔ ایک طرف خوشی کے آنسو تھے اور دوسری طرف اپنی ذمہ داریوں کا احساس احباب ایک نئے ارادہ اور نئی امنگ میں نظر آرہے تھے۔ حضور کی اجتماعی دُعا کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئی۔ احباب جماعت کی چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ صبح سے شام تک کافی تعداد میں غیر احمدی مرد وخواتین بھی حاضر تھے۔

۷۵ گھروں میں مٹھائی کے پیکٹ تیار کر کے تقسیم کئے گئے۔ ۲۵ رمئی کے پروگراموں میں کونسلر محترمہ فرزانہ چوہدری، سابق کونسلر مکرم بانو دا صاحب، چیف منسٹر بنگال کے سیکرٹری مکرم سید نصیر الدین صاحب اور ہاوڑہ ڈسٹک مجسٹریٹ مکرم خلیل احمد صاحب نے بھی شمولیت اختیار کی اور بعض نے اپنی آنکھوں کی جانچ بھی کروائی اور جماعتی کاموں کی تعریف کی۔ خدام انصار ممبرات لجنہ نے بڑی محنت سے جوبلی کے تمام پروگراموں کو کامیاب بنایا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خلافت کی برکات سے مستفیض فرمائے اور ہماری حقیر مسائی کو قبول فرمائے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج کولکتہ بنگال)

**سوپول بہار:** مرکزی ہدایت کے مطابق ۲۶ رمئی ۲۰۰۸ء کو خاکسار کے غریب خانہ (سرکاری) کوارٹر میں نماز تہجد سے صد سالہ خلافت جوبلی جشن تشکر کا آغاز کیا گیا۔ ۲۷ رمئی کو صبح ایک بکرا قربانی دیکر غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ شام کو قریبا آٹھ بجے تقریباً ۱۵۰ افراد کو خلافت جوبلی کے موقعہ پر دعوت دی گئی سبھی افراد کو سلسلہ احمدیہ اور خلافت احمدیہ کے صد سالہ جشن کے متعلق جانکاری دی گئی۔

**مخالفت کا طوفان اور الٰہی نشان:** ۲۵ رمئی سے سوپول شہر میں مخالفت کا شور برپا ہوا۔ اس مخالفت کی آگ کو بھڑکانے کے لئے پٹنہ کے پھلواری سے مولویوں کا ایک جتھہ سوپول شہر اور صوبہ بہار کے مختلف علاقوں میں سرگرم عمل تھا۔ ان مولویوں نے بھولے بھالے مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکایا اور بہکایا تھا۔ ان شرپسند آئمۃ الکفر کی طرف سے خاکسار اور جماعت کے خلاف سازش کر کے شرپسند طریقہ سے شہر میں جلوس نکالنے کا پروگرام بنایا تھا۔ جیسا کہ ایس پی صاحب نے بتایا کہ آپ کو گمبیھر طریقہ سے نقصان پہنچان کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن ناکام گئی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ معجزہ ہوا کہ ٹھیک ۲۷ رمئی کو ایک مسلمان لڑکے کے ساتھ ٹرک وموٹر سائیکل کا حادثہ ہوگیا جس کی وجہ سے اس لڑکے کی موت ہوگئی۔ جس کی وجہ کر خدا تعالیٰ نے آنے والے ایک طوفان بدتمیزی کو میری طرف وجماعت کی طرف سے ہٹا کر اس طوفان کا رُخ دوسری طرف موڑ دیا۔ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفۂ وقت کی دُعاؤں کے نتیجہ میں احمدیت کی صداقت کا ایک نشان دکھایا۔ دیکھنے والی سب آنکھوں کو اس پر یقین کرنے کی خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ پچھلے دو ماہ سے صوبہ بہار کے کئی اردو، ہندی زبانوں کے اخباروں میں صد سالہ خلافت جوبلی کے انعقاد سے متعلق خبریں شائع کرائی گئی تھیں۔ ۱۹ رمئی اور ۲۰ رمئی کو اردو اخبار راشٹریہ سہارا (پٹنہ) میں بہت بہترین طریقہ سے جماعتی خبر شائع ہوئی ہے۔

اسی طرح ۲۳ رمئی کو ہندی اخبار دینک جاگرن میں سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی فوٹو کے ساتھ جماعتی خبر شائع ہوئی ہے۔ اس طرح بہار میں کافی اشاعت ہونے کے بعد ملاؤں نے بھیانک طریقہ سے سوپول میں طوفانی بدتمیزی کھڑا کر دیا ہے۔ ابھی بھی مسلمان خاکسار کے دشمن بن کر ہر ممکن نقصان پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں۔ ملاؤں کی طرف سے ان مسلمانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ صوبہ بہار کی آٹھ نومبائعین جماعتوں میں ایم ٹی اے دیکھنے کا انتظام کیا گیا۔ اس طرح صوبہ بہار میں ۱۹ جگہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب نومبائعین جماعتوں میں دیکھا وسنا گیا۔ بجلی کی کمی کو دیکھتے ہوئے ہر جگہ جنریٹر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ پرانی جماعتوں مونگھیر، خانپور ملکی، برہ پورہ اور نئی جماعتوں میں کجرا، کٹیں، بانکا، پورنیہ بھی شاندار طریق پر جوبلی پروگراموں کا انعقاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دشمنوں کو ناکام ونامراد کرے اور جماعت کو ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔

(محمد شریف عالم، صوبائی امیر جماعت احمدیہ بہار)

**بھاگلپور:** ۲۶ رمئی کی رات تین بجے احمدیہ مسجد بھاگل پور میں نماز تہجد کا باجماعت اہتمام کیا گیا۔ جس میں تمام احباب جماعت نے شرکت کی۔ ۲۷ رمئی کو فجر کی نماز کے بعد درس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ صبح ۹ بجے پرچم کشائی کی گئی۔ پرچم کشائی کے بعد دوپہر دو بجے کلوا جمیغا کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں کل احباب جماعت ومستورات وبچگان شریک ہوئے۔ جماعت کی طرف سے ایک بکرے کا صدقہ دیا گیا۔ جس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

**خطاب حضور انور:** حضور انور کا خطاب سننے کے لئے احباب کا انتظام مشن ہاؤس میں اور لجنات وناصرات کا انتظام علیحدہ مکرم اعجاز احمد صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا۔ حضور انور کا خطاب ختم ہونے کے بعد رات ساڑھے آٹھ بجے نماز مغرب وعشاء جمع ہوئیں۔

**جلسہ یوم خلافت:** ۲۷ رمئی کو رات ۹ بجے جلسہ یوم خلافت کا انعقاد مکرم جناب مسعود عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت کیا گیا۔ مکرم سید عبد العزیز صاحب معلم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم جناب آفتاب احمد خان صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے حضور انور ایدہ

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم جناب مبشر احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم جناب مولوی بشارت امروہی صاحب مبلغ سلسلہ کی دوسری تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسے کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔ اس موقعہ پر غیر از جماعت احباب اور میڈیا والے بھی حاضر تھے۔ دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

رات کو مسجد و مشن کو قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اسی طرح تمام احباب نے اپنے گھروں میں چراغاں کیا۔ اس موقعہ پر پروگرام کو کوریج کرنے کے لئے پریس والوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کئی اخبار میں خبریں شائع ہوئیں۔

(شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ بھاگلپور)

**کشن گنج** بہار: ۲۷ مئی کو خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کے موقع پر جماعت احمدیہ کشن گنج میں صبح باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ فجر کی نماز کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی اور صدقہ کیا گیا۔ دن کے ایک بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم فیروز حسن منڈل معلم نے قرآن پاک کی تلاوت کی نظم مکرم عادل حسین صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد خاکسار نے خلافت کے تعلق سے تقریر کی اور حضور پر نور کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ جلسہ کا اختتام ہوا پھر MTA کے ذریعہ حضور کے خطاب کو سب نے سنا۔ جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی بھائیوں نے بھی شرکت کی اور حضور کا خطاب سنا۔ حضور کے خطاب کے بعد جلسہ کا پروگرام ختم ہوا۔ (راہر الاختر مبلغ سلسلہ کشن گنج)

**بیرپور** بہار: مورخہ ۲۷ مئی بیرپور میں خلافت جوبلی کے پروگرام نہایت اہتمام سے منعقد ہوئے۔ صبح مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ دوپہر دو بجے جلسہ کیا گیا۔ جس کا آغاز مکرم ہاشم صاحب کی تلاوت اور مکرم معراج انصاری کی نظم خوانی سے ہوا۔ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ جوبلی خلافت بحسن خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جس میں ۱۴۸ احباب نے شرکت کی۔ تمام نو مبائعین احباب کو کھانا کھلایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کا پروگرام MTA کے ذریعہ دکھایا گیا۔ (علی رضا معلم سلسلہ بیرپور۔ بہار)

**آرہ** بہار: جماعت احمدیہ آرہ میں خلافت جوبلی کا انعقاد تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز ٹھیک دو بجے بعد نماز ظہر و عصر کیا گیا۔ مکرم دیدار الحق صاحب کی تلاوت اور مکرم جمیل اختر صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بابت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پڑھ کر سنایا۔ مکرم پروفیسر امتیاز احمد صاحب نے تقریر کی اور دُعا کروائی۔ اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب تمام افراد نے مشن ہاؤس میں آکر سنا۔ مشن ہاؤس میں رات بھر روشنی کے لئے اسپیشل انتظام جنریٹر کا کیا گیا تھا اور مختلف رنگوں کی روشنی سے مشن ہاؤس کو سجایا گیا۔ (سید محمد فضل احمد مبلغ سلسلہ آرہ)

**پٹنہ** بہار: جماعت احمدیہ پٹنہ نے صد سالہ جوبلی خلافت احمدیہ کے پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے کیا۔ نماز فجر کے بعد اجتماعی دُعا کی گئی اور ایک جانور کی قربانی دی گئی۔ بعد نماز ظہر و عصر جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت مکرم محبوب حسن صاحب معلم پٹنہ نے کی۔ نظم کے بعد خاکسار نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب کو پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد MTA کے ذریعہ تمام احباب جماعت نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا اور دیکھا۔ ناشتہ کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ (سید طارق احمد صدر جماعت احمدیہ پٹنہ)

## جماعت احمدیہ پانڈی چیری، کڈلور، پن رُٹی، تامل ناڈو نارتھ زون کا مشترکہ جلسہ

۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو بمقام کڈلور پانڈی چیری، کڈلور، پن رُٹی تینوں جماعتوں کا مشترکہ جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منعقد ہوا۔ صبح ۴ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ بعدہٗ تین بکروں کی قربانی کی گئی۔ صبح ۱۱ بجے جلسہ کا پروگرام مکرم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت پن رُٹی کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم ناصر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ ترجمہ تامل زبان میں مکرم شاہ الحمید صاحب نے پڑھا۔ مکرم ناصر احمد صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد صدارتی خطاب ہوا اور خاکسار کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب معلم سلسلہ، احمد علی خان صاحب، مکرم اے پی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کڈلور نے تقریر کی۔ مکرم طفیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پانڈی چیری نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے ساتھ یہ نشست ختم ہوئی۔

خطاب حضور انور: ۳ بجے شام کو تمام افراد MTA سے Live نشریات سننے کے لئے جمع ہوئے اور حضور انور کا خطاب سنا۔ اس جلسہ میں پانڈی چیری، کڈلور، پن روٹی، وڈپرم، بی مٹلور، پومبرکا راور تنجیری تامل ناڈو نارتھ زون سے ۱۶۵ احمدی احباب اور ۲۵ غیر احمدی احباب شریک ہوئے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کو صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔ حضور انور کے پیغام و دُعا کے بعد صد سالہ جوبلی کی خوشی میں تمام افراد کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ (ابوالحسن عابد مبلغ سلسلہ احمدیہ پانڈی چیری)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
الیس اللہ بکاف عبدہ

## جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمات

(ماخوذ از تقریر دلپذیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یو کے ۲۰۰۷ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت احمدیہ کے زیر سایہ

۱۔ دنیا کے ۱۹۰ ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

۲۔ ۱۹۸۴ء سے لیکر اب تک ۱۴ ہزار ۱۳۵ بیوت الذکر کا اضافہ ہو چکا ہے۔

۳۔ ۱۱ ہزار ۸۸۳ بیوت الذکر ائمہ کرام اور مقتدیوں سمیت عطا ہوئیں۔

۴۔ دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد ۱۶۸۳ ہو گئی ہے۔

۵۔ قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم کی کل تعداد ۶۴ (زبانوں میں) ہو گئی ہے۔

۶۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ۵۴ زبانوں میں چھپ چکی ہے۔

۷۔ امسال جماعت کے تعارف کے لئے ۲۶۷ نمائشوں کے ذریعہ ۲ لاکھ ۱۷ ہزار افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

۸۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۳۹ ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ۱۱ ممالک میں ۹۴ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔

۹۔ ایم ٹی اے کی نشریات انٹرنیٹ اور موبائل فون پر بھی دستیاب ہیں احمدیہ ویب سائٹ میں ۷۰ جماعتی کتب آن لائن موجود ہیں۔

۱۰۔ ایم ٹی اے کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف چینلز پر ۲۴۴۳ ٹی وی پروگرامز کے ذریعہ ۷ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔

۱۱۔ ہیومینیٹی فرسٹ دنیا بھر کے ۱۹ ممالک اور اقوام متحدہ U.N.O. کے اداروں میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلہ کے بعد پاکستان میں ۵ لاکھ ۲۰ ہزار کلوگرام امدادی سامان دیا گیا۔ ۳۹ ہزار متاثرین کو عارضی رہائش گاہ کی سہولت دی گئی۔ ۱۳ لاکھ ۵۶ ہزار ۴ سو سے زائد افراد کو کھانے مہیا کئے گئے۔ جاوا (انڈونیشیا) میں حالیہ سونامی کے بعد سب سے پہلے ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم امداد کے لئے پہنچی۔

(پیش کردہ وکیل المال اول تحریک جدید)

## درخواست دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ ناظمہ خان صاحبہ کے عرصہ پانچ سال میں چھوٹے بڑے پانچ آپریشن ہو چکے ہیں۔ آخری آپریشن مورخہ ۱۷ اپریل کو ریڑھ کی ہڈی کا ہوا ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا مگر تا حال کمزوری باقی ہے جس کی وجہ سے موصوفہ کو بیٹھنے اُٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے کامل عاجل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد شارق خان امسال M.Com کا فائنل امتحان دے رہے ہیں، نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خان محمد ذاکر خان بمبالوی، سیکرٹری امور عامہ و خارجہ جماعت احمدیہ بہار پور یوپی)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ رحیمہ بیگم صاحبہ ہائی بلڈ پریشر کے ساتھ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے۔ نیز خاکسار کا لڑکا جو وقف نو میں ہے کافی عرصہ سے جسم میں خارش سے بیمار ہے علاج کے باوجود مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں ماں اور بچہ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف حسین معلم سلسلہ جھارکھنڈ)

## اعلان نکاح

مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت محمد یونس شیخ صاحب ساکن خانپورہ تحصیل کولگام کا نکاح مکرم ذوالفقار احمد خان ابن مکرم نعمت اللہ خان صاحب ساکن اندورہ جموں و کشمیر کے ہمراہ مبلغ اڑھائی لاکھ روپئے حق مہر پر بتاریخ ۱۳ اپریل ۲۰۰۸ء کو مکرم مولوی مقبول صاحب حامد معلم سلسلہ نے پڑھا۔ مولیٰ کریم اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (راجہ محمد ابراہیم زعیم انصار اللہ اندورہ)

2 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

# ملک فجی کا تعارف

## (......تاریخ، طرز حکومت اور حکمران......)

**تاریخی پس منظر:** فجی جزائر میں پہلا آبادکار تقریباً ۳۵۰۰ سال قبل جزیرہ میلی نیشیا (انڈونیشیا) سے آکر آباد ہوا۔ ایک چھوٹا گروپ پولی نیشن تقریباً ۱۰۰ عیسوی میں یہاں آیا۔ ۶/فروری ۱۶۴۳ء کو ہالینڈ کے جہازراں اور مہم جو ابیل جانسز ون تسمان نے وانو الیوو اور تادیونی جزیرے دریافت کئے۔ دوسری باقاعدہ دریافت برطانوی جہازراں کیپٹن جیمز کک نے کی۔ اس نے ۱۷۷۴ء میں جنوبی حصے میں واقع جزیرہ واٹوا Vatoa دریافت کیا۔ ۱۷۸۹ء میں بڑی دریافت کیپٹن ولیم بلیگ کے ذریعے ہوئی جو کہ باؤنٹی جزیرے پر بغاوت کے بعد یہاں آیا۔ اس نے ویٹی لیوو۔ نگاؤ اور کورو کے جزیرے دریافت کئے۔ ۱۷۹۷ء میں برطانوی مشنری لیڈر کپتان جیمز ولسن نے وانو آملادوا اور دوسرے گروپ کے جزائر دریافت کئے۔

۱۸۴۰ء میں امریکیوں نے ان جزیروں کا پہلا مکمل جائزہ اور سروے کا بندوبست کیا جو کہ یہاں ایک مہم پر آئے تھے۔ ۱۹ویں صدی کے شروع میں امریکی بحری جہازوں اور مشرقی ہندوستان کا ان جزائر سے رابطہ قائم ہوا۔

تاجر اور پہلے عیسائی مشنری ۱۸۳۵ء میں ٹونگا سے یہاں پہنچے۔ ۱۸۵۴ء میں مقامی سردار کاکوباؤ Cakobau نے عیسائی مذہب قبول کرلیا۔ اس طرح یہاں آدم خوری کا زمانہ اختتام کو پہنچا۔ اس دوران کئی قبائل اقتدار کے لئے آپس میں لڑتے رہے۔

۱۸۵۵ء میں مقامی سردار (Chief) کاکوباؤ مغربی فجی کا بادشاہ (Tui Viti) بن گیا۔ ۱۸۵۷ء میں پہلا برطانوی قونصل جنرل لیووکا میں تعینات ہوا۔ ۱۸۷۱ء میں چیف کاکوباؤ نے فجی کے بیشتر علاقے پر اپنا اثر ورسوخ قائم کرلیا۔ اس سلسلے میں ٹونگا کے شاہ جارج توپواول نے ۲۰۰۰ جنگجو کاکوباؤ کی مدد کے لئے بھیجے۔ کاکوباؤ نے فجی میں امن وامان قائم کیا۔

اندرونی قبائل جنگوں کے باعث فجی کے مقامی سرداروں اور کاکوباؤ نے برطانیہ کو اس بات پر راضی کیا کہ وہ فجی کو اپنا زیر حفاظت علاقہ بنالے۔ چنانچہ ۱۰/اکتوبر ۱۸۷۴ء کو فجی کو برطانیہ کی کراؤن کالونی کا درجہ دے دیا گیا۔ سر آرتھر گورڈن پہلا برطانوی گورنر جنرل تھا۔

۱۸۷۶ء میں مقامی حکومت قائم ہوئی۔ ۱۸۸۱ء میں جزیرہ روٹوما کو بھی فجی کے ساتھ منسلک کردیا گیا۔ ۱۸۷۹ء سے ۱۹۱۹ء تک تقریباً ۶۰ ہزار انڈین مزدور گنے کی فصل کاشت کرنے کے لئے یہاں لائے گئے۔ اس طرح یہاں ہندو کلچر اور زبان نے فروغ پایا۔ اس عرصہ میں یہاں خوشحالی آئی۔ ۱۹۰۰ء میں نیوزی لینڈ کے ساتھ فجی کی فیڈریشن کو مسترد کردیا گیا۔ ۱۹۰۴ء میں ۱۰ ارکان (۷ یورپی دو فجین۔ ایک ہندوستان) پر مشتمل مجلس قانون ساز قائم کی گئی۔)

دوسری جنگ عظیم کے دوران فجی اتحادیوں کا اہم سپلائی سٹیشن بن گیا اور مختلف فضائی و بحری اڈے تعمیر کئے گئے۔ اس کے علاوہ جنگ میں فجی کے باشندوں نے برطانوی مسلح افواج میں خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۸ء میں سووا میں ''یونیورسٹی آف ساؤتھ پیسفک'' قائم ہوئی۔ ۹۶ سال کے برطانوی راج کے بعد ۱۰/اکتوبر ۱۹۷۰ء کو دولت مشترکہ کے اندر فجی کو مکمل آزادی دے دی گئی۔ فجی کے آخری انگریزی گورنر جنرل سر رابرٹ فاسٹر تھے۔

۱۰/اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ہی فجی کا آئین نافذ ہوا۔ قبیلہ لاؤ کے چیف اور نیشنل الائنس پارٹی (NAP) کے لیڈر راتو سر کامسس مارا Ratu Sir Kamisese Mara فجی کے پہلے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ مارا کی (NAP) نے ۱۹۷۲ء کا الیکشن جیتا۔ ۱۹۷۴ء میں برطانیہ نے اپنے تمام اڈے یہاں سے ختم کردیئے۔ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں بھی مارا نے کامیابی حاصل کی۔ جولائی ۱۹۸۲ء کے انتخابات میں وزیر اعظم مارا کی جماعت پھر کامیاب ہوئی۔

اپریل ۱۹۸۷ء کے عام انتخابات میں نیشنل فیڈریشن پارٹی (NFP) اور نیو لیبر پارٹی (NLP) کے مخلوط اتحاد نے انتخاب جیتا۔ یہ کامیابی اس اتحاد کو بھارتی باشندوں کی مدد سے ملی۔ ایک غیر تحریری معاہدے کے تحت صرف مقامی باشندوں کو حکومت کرنے کا حق حاصل تھا۔ جبکہ بھارتی نژاد باشندے صرف کاروبار کرسکتے تھے۔ انڈین نواز لیڈر اور (NFP) کے لیڈر ڈاکٹر ٹیموسی بویدرا Timoci Bavadra نے وزارت عظمیٰ سنبھالی۔ بویدرا نے بیشتر ہندوستانیوں کو اپنی کابینہ میں شامل کیا۔

چند روز بعد ہی مقامی فجین باشندوں نے بھارتیوں پر حملے شروع کردیئے۔ اپوزیشن جماعت نے نئی حکومت کے خلاف نہ صرف مظاہرے کئے بلکہ کئی بھارتی نژاد وزراء کے دفاتر کو آگ لگادی اور بھارتی حمایت یافتہ حکومت کو معزول کرنے کی کوشش کی۔ ملک میں شدید بحران پیدا ہوگیا۔ چنانچہ چند روز بعد ہی ۱۴/مئی ۱۹۸۷ء کو فوجیوں کے ایک گروپ نے جن کی قیادت ۳۷ سالہ کرنل سٹیوینی لیگا ما میڈار بوکا (پ 1948ء) کررہے تھے نے فوجی انقلاب کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ ربوکا نے پارلیمنٹ ہاؤس پر قبضہ کرکے وزیر اعظم ٹیموسی بویدرا اور ان کی کابینہ کے بیشتر ارکان کو گرفتار کرلیا۔ ربوکا نے آئین معطل کرکے ملک میں مارشل لاء نافذ کردیا اور خود کو ریاست کا سربراہ مملکت اور حکومت کا سربراہ قرار دے دیا۔

۱۷/مئی ۱۹۸۷ء کو فجی کی اعلیٰ عدالت نے نئی فوجی حکومت کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ چنانچہ گورنر جنرل راتو سر پینیا گینی لاؤ نے ملک میں ہنگامی حالت نافذ کرکے حکومت کا کنٹرول بھی سنبھال لیا۔

چند دنوں بعد گورنر جنرل گینی لاؤ اور کرنل ربوکا میں اختلافات کی خلیج واضح ہونے لگی اور گینی لاؤ نے گرفتار شدہ وزراء کو بھی رہا کرنے کا اعلان کیا۔ اب ربوکا اور گینی لاؤ میں مذاکرات کا آغاز ہوا۔ جس کے نتیجے میں سابق وزیر اعظم کامس مارا کو وزیر اعظم اور کرنل ربوکا کو نائب وزیر اعظم بنادیا گیا۔ مگر یہ انتظام زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا۔ ۲۵/ستمبر ۱۹۸۷ء کو کرنل ربوکا نے ایک مرتبہ پھر بغاوت کرکے ملک کا مکمل اقتدار سنبھال لیا اور گورنر جنرل گینی لاؤ اور وزیر اعظم کامس مارا دونوں کو ان کے عہدوں سے معزول کردیا گیا۔ ربوکا نے پارلیمنٹ توڑ کر آئین اور حکومت کو معطل کردیا۔ ملک میں دوبارہ ملٹری حکومت نافذ ہوگئی۔

۶/اکتوبر ۱۹۸۷ء کو فجی کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔ چنانچہ ملکہ الزبتھ دوم کو سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) کی حیثیت سے معزول کردیا گیا۔ اسی پاداش میں فجی کو دولت مشترکہ سے خارج کردیا گیا۔ یکم دسمبر ۱۹۸۷ء کو ربوکا Rabuka نے انتخابات کرائے۔ ۵/دسمبر کو کرنل ربوکا نے استعفیٰ دے دیا۔ سابقہ گورنر جنرل راتو سر پینیا گینی لاؤ تو ڈینی (پ ۱۹۸۱ء) جمہوریہ فجی کے پہلے صدر بن گئے۔ جبکہ کامس مارا نے ایک بار پھر وزارت عظمیٰ سنبھالی۔ اس طرح ملک میں سویلین حکومت بحال ہوگئی۔

نئی حکومت نے ۱۵/ستمبر ۱۹۸۸ء کو ایک عبوری آئین تشکیل دیا۔ جس میں تمام شہریوں کو مساوی حقوق عطا کئے گئے اور ایک ایوانی (۷۱ رکنی) پارلیمنٹ کی منظوری دی گئی۔ ۱۹۹۰ء میں نیا آئین نافذ ہوا۔

مئی ۱۹۹۲ء کے پارلیمانی انتخابات میں سابقہ فوجی حکمران سٹیوینی ربوکا کی فجین پولیٹکل پارٹی (FPP) کامیاب ہوئی۔ چنانچہ ۲/جون ۱۹۹۲ء کو ربوکا نے وزارت عظمیٰ سنبھالی۔ دسمبر ۱۹۹۳ء میں صدر گینی لاؤ (75) کا انتقال ہوگیا۔ ۱۸/جنوری ۱۹۹۴ء کو سرداروں کی عظیم کونسل نے سابقہ وزیر اعظم راتو سر کامس مارا کو نیا صدر منتخب کرلیا۔ اسی سال ربوکا دوبارہ وزیر اعظم منتخب ہوا۔

۶/جون ۱۹۹۷ء کو فجی کا نیا آئین منظور ہوا۔ ستمبر ۱۹۹۷ء میں فجی دوبارہ دولت مشترکہ میں شامل ہوگیا۔ مئی ۱۹۹۹ء کے عام پارلیمانی انتخابات میں بھارتی نژاد مزدور رہنما مہندر چودھری فجی کے وزیر اعظم منتخب ہوگئے۔ مہندر کی لیبر پارٹی نے ۷۱ رکنی کثیر النسل پارلیمنٹ کی ۳۶ نشستیں جیت لیں۔ ۱۹/مئی ۱۹۹۹ء مہندر چودھری نے وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھالیا۔

۱۹/مئی ۲۰۰۰ء کو بھارتی نژاد وزیر اعظم مہندر پال چودھری کو حکومت کا پہلا سال مکمل ہوتے ہی ان کا تختہ الٹ دیا گیا۔ کلاشنکوفوں سے مسلح سات افراد نے پارلیمنٹ میں داخل ہوکر وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو یرغمال بنالیا۔ سویلین انقلاب کے لیڈر جارج سپاٹ تھے جو کہ اپوزیشن رکن پارلیمنٹ راتو ٹیموسی سیلاتولو کو عبوری وزیر اعظم نامزد کردیا۔ ان کا تعلق اپوزیشن فجی ایسوسی ایشن پارٹی (FAP) سے تھا۔ انقلاب کی خبر نشر ہوتے ہی دارالحکومت میں لوٹ مار شروع ہوگئی اور عمارتوں کو آگ لگادی گئی۔ زیادہ دکانیں بھارتی باشندوں کی لوٹی گئیں۔ آئین منسوخ کردیا گیا اور صدر کامس مارا نے ملک میں ہنگامی حالت نافذ کردی۔ بعد ازاں جارج سپائٹ نے خود کو وزیر اعظم قرار دے دیا۔

۲۷/مئی ۲۰۰۰ء کو صدر مارا نے وزیر اعظم مہندر چوہدری کی حکومت برطرف کرکے تمام اختیارات خود سنبھال لئے۔ صدر نے ایک نگران وزیر اعظم راتو ٹویٹا موموڈونو کا تقرر کیا جو فوری طور پر مستعفی ہوگیا جس کے بعد تمام اختیارات صدر کے قبضے میں آگئے۔ صدر نے پارلیمنٹ اور حکومت چھ ماہ کے لئے برطرف کردی۔ ملک میں سیاسی بحران شدت اختیار کرگیا۔

دس روز کے شدید بحران کے بعد ۲۹/مئی کو آرمی چیف کموڈور فرینک بنی ماراما نے اقتدار سنبھال لیا۔ ملک میں مارشل لاء نافذ کردیا گیا اور صدر مارا نے استعفیٰ دے دیا۔ ۳۰/مئی کو فوجی لیڈر نے آئین منسوخ کردیا اور سابقہ آرمی کمانڈر اور مستعفی صدر مارا کے داماد راتو ایپلی نیلائیکاؤ کو ملک کا وزیر اعظم نامزد کیا لیکن اپوزیشن اور باغیوں کے مطالبہ پر اسے فوراً ہی برطرف کردیا گیا۔ ۱۹۹۷ء کے آئین میں بھارتی نژاد باشندوں کو وزیر اعظم بننے کی ضمانت دی گئی تھی۔

۴/جولائی ۲۰۰۰ء کو فوجی حکمرانوں نے ایک بینکار لائیسیا کاراسی کو وزیر اعظم مقرر کیا۔ اس کابینہ میں کوئی انڈین باشندہ شامل نہ تھا۔ ۱۳/جولائی کو معزول وزیر اعظم مہندر چوہدری سمیت تمام یرغمالیوں کو رہا کردیا گیا۔ فجی کی قبائلی سرداروں کی کونسل نے باغی لیڈر جارج سپائٹ کے حامی راتو جوزیفا لوئیلو کو ملک کا نیا صدر منتخب کرلیا۔ ۱۸/جولائی کو لوئیلو نے حلف اٹھالیا۔ ۱۵/نومبر کو ہائیکورٹ نے مہندر چوہدری کی حکومت کو قانونی قرار دے دیا۔

۳/ستمبر ۲۰۰۱ء کو عام انتخابات ہوئے۔ ان کی جماعت (لائسیا کراسے) نے عام انتخابات میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۰/ستمبر کو نگران وزیر اعظم لائسیا کاراسے نے منتخب وزیر اعظم کے طور پر حلف اٹھالیا ۱۸/فروری ۲۰۰۲ء کو فجی کی اعلیٰ عدالت نے باغی لیڈر جارج سپائٹ کو پھانسی کی سزا کا حکم سنایا لیکن صدر جمہوریہ نے سزا میں تخفیف کرکے اسے عمر قید میں تبدیل کردیا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

بالآخر ہم محترم محمد عارف صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھرا و دیگر احباب جماعت بالخصوص اراکین مجلس خدام الاحمدیہ و انصاراللہ و لجنہ اماء اللہ کے جذبۂ صبر اور حوصلہ کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتے کہ مشکل کی اس گھڑی میں تمام جماعت نے ایک نیک نمونہ دکھایا ہے اور یہ نمونہ دراصل خلافت کی بے انتہاء برکات میں سے ہی ایک برکت ہے کیونکہ آج ایسے نمونے کی توفیق روئے ارض پر بسنے والی کسی جماعت کو حاصل نہیں ہے۔ اس موقع پر ہم احباب جماعت بھارت کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کی ترقی کی وجہ سے حاسدین کا حسد اور اشرار کی شرارت تو ایک لازمی چیز ہے لیکن اس کے لئے ہمارے پیارے امام نے ہمیں جوبلی کے تعلق سے جو دعائیں سکھائی ہیں، ہمیں روزانہ ان دعاؤں کا ورد کرنا چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی اس کی تلقین کرنی چاہئے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

**وصایا** :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت** 17274:: میں زُبینہ ایم پی بنت محمد کویا قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت مارچ 2003ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کرتھم مری ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: $9^3/4$ سینٹ زمین اور اُس میں ایک رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت اندازاً چھ لاکھ روپے ہوگی۔ اِس جائیداد کا آدھا حصہ میرے حصہ کا ہے یعنی 3 لاکھ روپے۔ منقولہ جائیداد: زیورات طلائی۔ بالیاں ایک جوڑی، چوڑی ایک عدد، ہار ایک عدد۔ کل وزن 20 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 16500 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید    الامۃ زُبینہ ایم پی    گواہ سی ضمیم

**وصیت** 17275:: میں ریاض الرحیم سی ولد ایم عبدالرحیم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ نڈاکاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: $25^1/2$ سینٹ زمین اور اس میں موجود رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت اندازاً 9650000 روپے ہوگی۔ یہ جائیداد میری اور میری اہلیہ کی مشترکہ ہے۔ اس کا آدھا حصہ یعنی 4825000 روپے میرا ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید    العبد ریاض الرحیم سی    گواہ انیق ریاض

**وصیت** 17276:: میں محمد حسین کاٹھات ولد محمد حضاری مرحوم قوم کاٹھات پیشہ تجارت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن بجاج نگر بیاور ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان بیاور شہر میں 150 گز پر مشتمل جس کی اندازاً قیمت چار لاکھ ہے۔ ایک پرانی رہائشی مکان آبائی گاؤں شیو پورہ گھانہ میں پچاس گز پر مشتمل جس کی اندازاً قیمت 60000 روپے ہے۔ شیر گڑھ گاؤں میں تین بیگھہ زمین خاکسار نے خریدی ہے جس کی اندازاً قیمت 125000 روپے فی الحال اس زمین سے خاکسار کو کوئی آمد نہیں ہے۔ ایک پلاٹ بیاور شہر میں دو سوگز مشتمل جس کی اندازاً قیمت ایک لاکھ ہے۔ فی الحال اس پلاٹ سے کوئی آمد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ 60000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصیر الحق    العبد محمد حسین کاٹھات    گواہ خواجہ عطاء الغفار

**وصیت** 17277:: میں فاروق احمد ولد عزیز احمد منصوری درویش مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24/جولائی 2005ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 850 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید سہیل احمد    العبد فاروق احمد    گواہ طیب احمد منصور

**وصیت** 17278:: میں حارث سلطان ولد نرمل سنگھ قوم دوراہ پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 20/7/2001 ساکن بھگرالی ڈاکخانہ مرنڈا ضلع روپڑ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/12/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 850 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید سہیل احمد    العبد حارث سلطان    گواہ طیب احمد منصور

**وصیت** 17279:: میں راشدہ تنویر زوجہ محمد فضل اللہ عابد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ کیشوگری ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 51000 روپے۔ رنگ ناک ڈائمنڈ ایک عدد قیمت 5000 روپے۔ زیور طلائی: 28 گرام 22 کیرٹ۔ قیمت اندازاً 23000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی    الامۃ راشدہ تنویر    گواہ محمد فضل اللہ عابد

**وصیت** 17280:: میں عبدالجبار بھٹی ولد عبدالسلام بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ جائیداد کی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ بعد تقسیم جو حصہ ملے گا حسب قواعد ادائیگی کر دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد چیمہ    العبد عبدالجبار بھٹی    گواہ نصیر من اللہ

**وصیت** 17281:: میں شبانہ نسرین زوجہ فضل الرحمٰن بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/9/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 16000 روپے۔ زیور طلائی: منگل سوتر ایک عدد، بالیاں، انگوٹھیاں تین عدد، ہار دو عدد، کانٹے ایک جوڑی۔ کل وزن 43.650 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 28000 روپے ہوگی۔ زیور نقرئی ایک سیٹ 32 گرام قیمت اندازاً 600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ریحان احمد ظفر    الامۃ شبانہ نسرین    گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 17282:: میں فضل الرحمٰن بھٹی ولد محمد عبداللہ شاکر مرحوم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ

آج مورخہ 9/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کی آبائی جائیداد سے تقریباً 10 کنال اراضی میرے حصہ میں ہے جو کہ جماعت احمدیہ بڑھانوں ضلع راجوری جموں وکشمیر میں واقعہ ہے۔ یہ اراضی زیر تصفیہ ہے جس کا خسرہ نمبر R 151,142,143,150 ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3780 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ریحان احمد ظفر　　العبد فضل الرحمٰن بھٹی　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 17283:: میں کے اے محمد راشد احمد ولد کے اے نظیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے اے نظیر احمد　　العبد کے اے محمد راشد احمد　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 17284:: میں عطاء القیوم شہاب ولد عبد الحفیظ ہنو قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد الحفیظ ہنو　　العبد عطاء القیوم شہاب　　گواہ شریف احمد امین

**وصیت** 17285:: میں کے امین ولد عبد صاحب کے قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن مریا کئی ڈاکخانہ ترواڑام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/6/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خالی زمین 19 سینٹ جس کی قیمت تقریباً ایک لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ہدایت اللہ خان ثاقب　　العبد کے امین　　گواہ ٹی رضوان احمد

**وصیت** 17286:: میں سی کے فیاض الدین ولد سی کے شمس الدین قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن چینیکل ڈاکخانہ کارا کونو ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 1300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی کے شمس الدین　　العبد سی کے فیاض الدین　　گواہ پی عبد الناصر

**وصیت** 17287:: میں رحیمی بیگم زوجہ حسین کاٹھات قوم کاٹھات پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن بجاج نگر بیاور ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/8/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے جھومر ایک جوڑی وزن ڈیڑھ تولہ، گلے کی چین ایک عدد وزن 1¼ تولہ۔ جس کی اندازاً قیمت 22000 روپئے ہوگی۔ زیور نقرئی: پازیب ایک جوڑا وزن دو سو گرام۔ جس کی اندازاً قیمت 3500 روپئے ہوگی۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصیر الحق　　الامۃ رحیمی بیگم　　گواہ محمد حسین کاٹھات

**وصیت** 17288:: میں اکبر خان ولد محسن خان مرحوم قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد آبائی محترم والد صاحب مرحوم کے نام ہیں۔ جب بھی اور جو بھی شرعی حصہ خاکسار کو ملے گا اس کی اطلاع دفتر کو کر دی جائیگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3315 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد البصیر　　العبد اکبر خان　　گواہ کپیل چوہدری

**وصیت** 17289:: میں بشیرہ بیگم زوجہ سید احمد پونچھی قوم احمدی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/11/05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 1200 روپئے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: چین طلائی ڈیڑھ تولہ جس کی قیمت اندازاً 12000 روپئے۔ انگوٹھی نقرئی قیمت 20 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہد احمد جاوید　　الامۃ بشیرہ بیگم　　گواہ شریف احمد

**وصیت** 17290:: میں تاج محمد ولد نواب خان قوم سقہ پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قاضی شاہد احمد　　العبد تاج محمد　　گواہ محمد انعام ذاکر


نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

**وصیت** 17291:: میں سید سہیل احمد ولد سید منظور احمد درویش مرحوم قادیان قوم سیّد پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/7/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اس وقت خاکسار کی جائیداد ایک پلاٹ رقبہ دو کنال تیرہ مرلے نزد قادیان جس کی موجودہ قیمت آٹھ لاکھ پچاس ہزار روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 یورو ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طیب احمد منصور　　العبد سید سہیل احمد　　گواہ آصف شہزاد

**وصیت** 17292:: میں سید ارشد حسین ولد سید عمر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کاچیگوڑہ ڈاکخانہ کاچیگوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اراضی دو ایکڑ معہ فیکٹری بمقام جڑچرلہ 2/13 حصہ ترکہ والدہ صاحبہ قیمت اندازاً 1200000 روپے۔ اراضی 1000 گز بمقام عنبر پیٹ 2/13 ترکہ والد صاحب مرحوم قیمت اندازاً 538462 روپے۔ پلاٹ 8 مرلہ عقب بجلی گھر میں 1/2 حصہ قیمت اندازاً 150000 روپے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید افتخار حسین　　العبد سید ارشد حسین　　گواہ سید سرفراز حسین

**وصیت** 17293:: میں پروین اختر زوجہ مقبول حسین قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/9/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر دس ہزار روپے جس میں سے 5000 روپے وصول کر کے خرچ ہو چکا ہے۔پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ صغیر احمد طاہر　　الامۃ پروین اختر　　گواہ مقبول حسین

**وصیت** 17294:: میں صفیہ بیگم زوجہ محمد منور گجراتی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21/9/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔منقولہ جائیداد: ایک عدد نکلس سیٹ 4 تولہ، ایک عدد لاکٹ دو تولہ، چار عدد چوڑیاں تین تولہ، بالیاں ایک جوڑی آدھا تولہ، انگوٹھیاں تین عدد ایک تولہ پانچ رتی، منگل سوتر ایک عدد (22 کیرٹ)۔جن کی کل قیمت 117398 روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ 8000 روپے وصول شدہ ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد منور گجراتی　　الامۃ صفیہ بیگم　　گواہ بشارت احمد حیدر

**وصیت** 17295:: میں صالحہ وحید زوجہ شیخ ناصر وحید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23/9/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر 50000 روپے بذمہ خاوند۔زیور طلائی: سیٹ دو عدد، پانچ عدد انگوٹھیاں، کڑے دو عدد، بالیاں ایک جوڑی۔کل وزن 121.010 گرام۔جس کی موجودہ قیمت اندازاً 110800 روپے ہوگی۔زیور نقرئی: سیٹ ایک عدد، پازیب ایک عدد۔کل وزن 216 گرام قیمت اندازاً 3800 روپے۔ایک عدد انگوٹھی ڈائمنڈ قیمت اندازاً 6000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ناصر وحید　　الامۃ صالحہ وحید　　گواہ شیخ عبدالقدیر

**وصیت** 17296:: میں محمد عبدالرحمٰن ولد محمد شہاب الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1983ء ساکن بنڈلہ پلی ڈاکخانہ ونشالہ ضلع نلگنڈہ صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3728 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اگست 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایچ ناصر الدین　　العبد محمد عبدالرحمٰن　　گواہ ایم اے زین العابدین

**وصیت** 17297:: میں شیخ فقیر احمد ولد لعل محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن بنڈلہ پلی ڈاکخانہ ونشالہ ضلع نلگنڈہ صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اگست 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نور الدین　　العبد شیخ فقیر احمد　　گواہ ایچ ناصر الدین

**وصیت** 17298:: میں شیخ محمد علی ولد امام قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن کٹاکشہ پور ڈاکخانہ نیرڈوپلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اراضی 15 گنٹہ زرعی بمقام کٹاکشہ پور ورنگل قیمت اندازاً 30000 روپے۔مکان کچا مع زمین دو گنٹہ قیمت اندازاً 10000 روپے ہوگی۔بمقام کٹاکشہ پور ورنگل۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/8/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایچ ناصر الدین　　العبد شیخ محمد علی　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 17299:: میں محمد قربان علی ولد غلام محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کونڈور ڈاکخانہ رائے پرتی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد


شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

از ملازمت ماہانہ 1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اگست 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عبدالرحمٰن　　العبد محمد قربان علی　　گواہ ایم اے زین العابدین

**وصیت 17300**:: میں محمد نذیر احمد ولد محمد یعقوب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1983ء ساکن تمڈا پلی جی ڈاکخانہ تمڈا پلی جی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سلیم　　العبد محمد نذیر احمد　　گواہ محمد سلطان

**وصیت 17301**:: میں محمد اکبر ولد محمد حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن تمڑ پلی جی ڈاکخانہ تمڑ پلی جی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3438 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سلیم　　العبد محمد اکبر　　گواہ محمد یعقوب پاشاہ

**وصیت 17302**:: میں محمد یعقوب پاشاہ ولد محمد نذیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 پیدائشی احمدی ساکن کونڈور ڈاکخانہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اکبر　　العبد محمد یعقوب پاشاہ　　گواہ محمد نذیر

**وصیت 17303**:: میں رفیق احمد پالہ کرتی ولد محبوب علی قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن پالہ کرتی ڈاکخانہ پالہ کرتی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اقبال کنڈوری　　العبد رفیق احمد　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت 17304**:: میں ایچ ناصر الدین ولد اے ایس حمید قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کاواشیری ضلع پالگاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4036 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم ستمبر 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم اے زین العابدین　　العبد ایچ ناصر الدین　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت 17305**:: میں شمشیر انور ولد پی وی انور احمد قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے عبدالسلام　　العبد شمشیر انور　　گواہ ٹی پی محمد شریف

**وصیت 17306**:: میں مظفر احمد ولد چوہدری ظہور احمد گجراتی درویش مرحوم قوم قادیان قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن جاپان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10/06/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 4 کنال پلاٹ واقع قادیان اندازاً قیمت اڑھائی لاکھ روپے بمقام گاؤں لیل کلاں خسرہ نمبر (8-0)R/11-28-4۔ 4 کنال پلاٹ واقع قادیان اندازاً قیمت آٹھ لاکھ روپے۔ خسرہ نمبر 12-R-14/2/1,17/3,14/1/1,23/2,24/2۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 200000 ین (جاپانی) ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد یوسف ڈار　　العبد مظفر احمد　　گواہ انیس احمد ندیم

**وصیت 17307**:: میں یوحبیب احمد ولد سی ابراہیم کٹی مرحوم قوم مسلم پیشہ ریٹائرڈ عمر 66 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 50 سینٹ زمین خسرہ نمبر 45/1۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 400000 روپے۔ اس میں ایک گھر ہے جس کا موجودہ ریٹ 100000 روپے۔ 11 سینٹ زمین بمقام کویور ناچال خسرہ نمبر 47/4 جس کی موجودہ قیمت اندازاً 150000 روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ مبلغ 150000 روپے۔ بطور رقم میرے پاس ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے وی عبدالکریم　　العبد یوحبیب احمد　　گواہ شعیب حنیف


ارشاد نبوی ؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　الیس اللہ بکاف عبدہ　　کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

# بھارت میں صد سالہ یوم خلافت کی تقریبات کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

الحمدللہ کہ تمام بھارت میں صد سالہ یوم خلافت کی وسیع پیمانہ پر تشہیر و اشاعت ہوئی ہے اس شمارہ سے ہم ہر ماہ کسی نہ کسی صوبہ کی اشاعت کا ذکر کریں گے۔

**پنجاب**: پنجاب کے درج ذیل اخبارات نے ۲۷ مئی کے پروگرام کی اشاعت کی۔ جن میں سے چار اخبارات۔ ہند سماچار (اردو) جالندھر۔ سچ دی پٹاری (پنجابی) بٹالہ۔ نواں زمانہ جالندھر (پنجابی)۔ دینک جاگرن (ہندی) نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جوبلی پیغام کا مکمل متن شائع کیا ہے۔

علاوہ ازیں درج ذیل اخبارات نے لگاتار ایک ہفتہ تک آرٹیکل اور خبریں شائع کیں: روزنامہ اجیت (جالندھر)۔ پنجاب کیسری (جالندھر۔ انبالہ)، اجیت سماچار۔ جالندھر، اجیت (پنجابی)، چڑھدی کلا۔ پٹیالہ، جگ بانی (ہندی) جالندھر۔ لدھیانہ، پنجابی ٹریبون۔ چنڈی گڑھ، دینک بھاسکر (ہندی) جالندھر، امر اُجالا (ہندی) جالندھر۔ ٹائمز آف انڈیا (انگریزی) چنڈی گڑھ۔

ان میں سے ہر زبان کے ایک ایک اخبار کا تراشہ نمونۃً ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کو کوئی روک نہیں سکتا

## 'जमाते-अहमदिया तरक्की को कोई नहीं रोक सकता'

कादियां, 28 मई (लुकमान): जमाते-अहमदिया के 100 वर्ष पूरे होने पर आज देर शाम जमाते-अहमदिया के 5वें तथा मौजूदा खलीफा (उत्तराधिकारी) हजरत मिर्ज़ा मसरूर अहमद ने लंदन से सीधे टेलीकास्ट हुए भाषण में कहा कि जमाते-अहमदिया की जब स्थापना हुई थी, उस समय कादियां को कोई जानने वाला नहीं था, लेकिन आज जमाते-अहमदिया विश्व के हर कोने में फैल चुकी है।

कई मुस्लिम कट्टर मुल्ला इसे तबाह करने की कोशिश में दिन-रात लगे हैं लेकिन वे यह भूल रहे हैं कि जमाते-अहमदिया का पौधा खुदा ने खुद अपने हाथों से लगाया है जिसे दुनिया की कोई ताकत तबाह नहीं कर सकती, यह दिन-प्रतिदिन फलेगा फूलेगा। कोई इसका कुछ नहीं बिगाड़ सकता।

उन्होंने कहा कि यह खुदा की ओर से दिया गया तोहफा है जिसे हर अहमदी को संभालना है। उन्होंने बताया कि जमाते-अहमदिया के संस्थापक हजरत मिर्ज़ा गुलाम अहमद साहिब कादियानी को खुदा ने एक सदी पूर्व यह भविष्यवाणी दी थी कि मैं तेरे प्रचार को धरती के किनारों तक पहुंचाऊंगा, लोग उस समय मज़ाक किया करते थे लेकिन आज जमाते-अहमदिया विश्व के 190 देशों में फैल चुकी है। उन्होंने बताया कि पाक सरकार जमाते-अहमदिया की खिलाफत पर हाथ डालना चाहती थी, जमाते-अहमदिया के संस्थापक की सभी पुस्तकें जलाना चाहती थी, उनके प्रचार पर प्रतिबंध लगाए गए लेकिन आज मुस्लिम टेलीविजन अहमदिया का प्रसारण पाक के घर-घर तक पहुंच चुका है। उन्होंने कहा कि यदि पाकिस्तानी लीडर इंसाफ पसंद हैं तो जमाते अहमदिया को अपने चैनलों पर बोलने का अवसर दें। वे खुद देख लेंगे कि सच क्या है तथा झूठ क्या है।

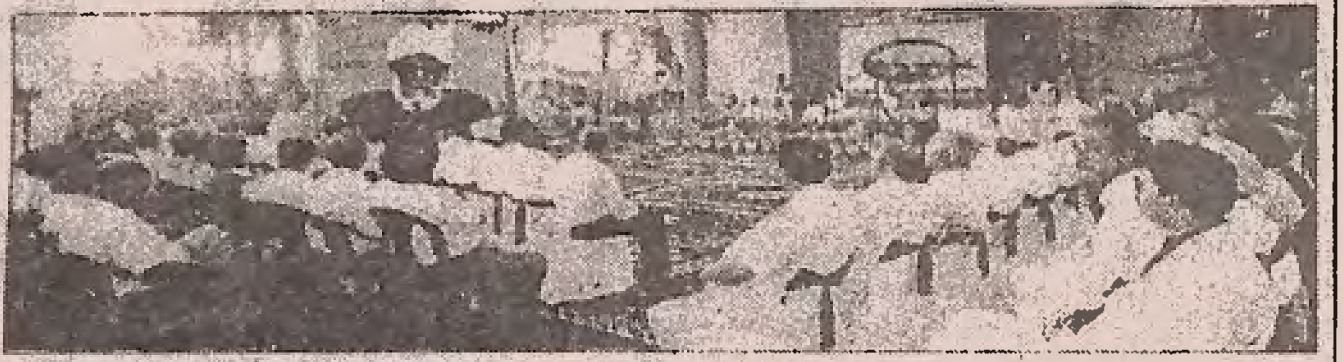

कादियां में बैठे लोग लंदन से प्रसारित कार्यक्रम को देखते हुए। (लुकमान)

روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر صفحہ 11

بتاریخ 29-05-08

## खिलाफत दिवस मनाया

कादियां, 28 मई (लुकमान): गत देर शाम जमाते-अहमदिया के खिलाफत स्थल बहिश्ती मकबरा बाग में खिलाफत दिवस के 100 वर्ष पूरे होने पर खिलाफत जुबली दिवस मनाया गया।

इस अवसर पर जमाते-अहमदिया के 5वें रूहानी खलीफा हजरत मिर्ज़ा मसरूर अहमद के भाषण का लंदन से सीधा प्रसारण किया गया। इस समारोह में भाग लेने हेतु कादियां क्षेत्र निवासियों के अतिरिक्त सांसद अविनाश राय खन्ना, कादियां विधायक लखबीर सिंह लोधीनंगल, विधायक काहनूवान एवं पूर्व मंत्री पंजाब प्रताप सिंह बाजवा, पूर्व विधायक तृप्त राजिन्द्र सिंह बाजवा, पूर्व डायरेक्टर बलदीश सिंह तूर, सचिव एस.जी.पी.सी. परियाम सिंह, बाबा फकीर चंद सुगभटोली, स्वामी सूरज प्रकाश, कादियां नगर कौंसिल अध्यक्ष नरिन्द्र कुमार भाटिया, पूर्व अध्यक्ष जरनैल सिंह माहल, हकीम स्वर्ण सिंह, हरिन्द्र सिंह बाजवा, उपाध्यक्ष गुरनाम सिंह, प्रिंसीपल एम.एन.शर्मा, प्रिं. स्वर्ण सिंह विर्क, प्रि. रमिन्द्र कौर बाला, एस.एस.पी. बटाला नरेश अरोड़ा, डी.एस.पी. अजैब सिंह, परमजीत सिंह काहलों, डा. शहबाज सिंह चीमा, बाबा रणजीत सिंह बेदी, बाबा सुखविन्द्र सिंह बेदी, कुलवंत बीर सिंह, तरलोचन सिंह, बाबा सिंह, अनुराग सूद, भाजपा मंडल अध्यक्ष नरिन्द्र खोसला, भाजपा जिला उपाध्यक्ष चरणदास भाटिया, कैप्टन चरणजीत सिंह आदि शामिल हुए।

जमाते-अहमदिया के खिलाफत समारोह में शामिल धार्मिक तथा राजनीतिक नेता। (लुकमान)

روزنامہ دینک جاگرن (سٹی) جالندھر صفحہ نمبر 3 بتاریخ 29-05-08

## खिलाफत अच्छे आचरण वालों के लिए तोहफा

- अहमदिया जुबली कार्यक्रम पूरे विश्व में हुआ प्रसारित

जागरण टीम, कादियां (गुरदासपुर): कादियां के बहिश्ती मकबरा में आयोजित हुआ शतवार्षिक खिलाफत अहमदिया जुबली कार्यक्रम को अहमदिया टेलीविजन के जरिये पूरे विश्व में प्रसारित किया गया। कार्यक्रम को जमात के रूहानी खलीफा हजरत मिर्ज़ा मसरूर अहमद साहिब ने लंदन से संबोधित किया। जबकि पाकिस्तान-कादियां तथा लंदन से एक ही समय में [illegible] स्टूडियो से कार्यक्रम पेश होते रहे हैं।

अहमदिया जमात के रूहानी खलीफा हजरत मिर्ज़ा मसरूर अहमद ने कहा कि हमने खिलाफत के माध्यम से 100 वर्षों में बहुत उन्नति की है। जमात के संस्थापक हजरत मिर्ज़ा गुलाम अहमद [illegible] ने कहा था कि यह खिलाफत [illegible] तक जारी रहेगी। हम चाहते हैं कि [illegible] पर [illegible] कभी खिलाफत के दामन को न छोड़ें। पवित्र कुरान में [illegible] निभाना हमारा फर्ज़ है। खिलाफत में किसी भी प्रकार का [illegible] [illegible] नहीं होती। अच्छे आचरण वाले व्यक्तियों के लिए यह तोहफा है। आज मुस्लिम कौम में खिलाफत को स्थापित करने के लिए प्रयास किए जा रहे हैं। खुदा ने जिस खिलाफत व्यवस्था को स्थापित किया है, वह लोग उसी खिलाफत का विरोध कर रहे हैं। वह इस मकसद में कभी कामयाब नहीं होंगे। जमात के 100 साल के खिलाफत दौर ने हर [illegible] को [illegible] में बदल दिया है। [illegible] को चाहिए कि वह खुदा की [illegible] को पुकार मानते हुए खिलाफत अहमदिया के [illegible] हो जाएं। मिर्ज़ा [illegible] ने कहा कि खिलाफत की बरकत से 100 सालों में कादियां से निकली आवाज 190 देशों में पहुंच गई है। मुस्लिम [illegible] अहमदिया इस्लाम के प्रचार का नया दौर आरंभ हुआ है। पाकिस्तान सरकार खिलाफत अहमदिया पर हाथ डालकर इसे समाप्त करना चाहती थी, लेकिन इलाही मसूबों ने इसे पूरे संसार में फैला दिया। कुछ लोग एमटीए के प्रसारण पर पाबंदी लगाना चाहते हैं लेकिन खुदा हमारे लिए नए रास्ते [illegible] रहा है। इस मौके [illegible] ने हजरत [illegible] साहिब के रास्ते पर चलने का [illegible]।

शतवार्षिक खिलाफत अहमदिया जुबली समारोह के अंतिम कार्यक्रम की अध्यक्षता करते जमात के चीफ सेक्रेटरी व अन्य। (दाएं) जमात अहमदिया के खलीफा हजरत मिर्ज़ा मसरूर अहमद साहिब का संदेश सुनते हुए समारोह में उपस्थित लोग। जागरण

خلافت اچھے اخلاق والوں کے لئے تحفہ

روزنامہ ٹائمز آف انڈیا صفحہ 4 بتاریخ 28-05-08

# Solemn celebrations mark Khilafat centenary

Piety and gaiety marked Khilafat centenary celebrations on Tuesday

Sukhwinder Malhi | TNN

Qadian: Piety and gaiety marked Khilafat centenary celebrations of the Ahmediyya sect on Tuesday with a large number of delegates from the UK and Pakistan, among other countries, arriving at the place where the foundation of their faith was laid down a century ago.

In fact, celebrations had begun on Monday itself with solemn prayers (namaz-e-tahajjud) followed by congregation prayers at the tombs of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad and other successive khalifas of the sect. As the procession passed through the town at night, Sikh and Hindus showered petals on the participants, expressing their faith in the spirit of brotherhood and community feeling. A meeting was organized at Masjid Aqsa in to highlight importance of the institution of successorship (Khilafat).

Presiding over the meeting, Prof Saleh Mohammad Aladin, president, Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian, said; "Despite opposition from certain Islamic quarters, the Khilafat belief of the community has gained momentum in India and 190 other countries in the world for the last 100 years under the able guidance of present khalifa, Mirza Masroor Ahmad."

While reading out the message of the present khalifa from UK on the occasion, Aladin added, "Under his spiritual leadership, the jamaat has been rendering remarkable services to the cause of unity and humanity, the true teachings of Islam. To uphold the lofty spiritual teachings, members need to spread the message of peace and love worldwide."

Later, an inter-faith meeting was organized at the historic Bahishti Maqbara where the first initiation of Khilafat had taken place. Dignitaries from different communities including Qadian MLA Lakhbir Singh Lodhinangal, former minister and Congress MLA Kahnuwan Partap Singh Bajwa, Baba Faqir Chand and Hindu spiritual leader from Himachal Pradesh Baba Sukhdeep Singh Bedi also attended the meeting. Special messages from President Pratibha Patil, chief minister of Gujarat Narender Modi, minister of state for industry Ashwani Kumar and Kerala governor RL Bhatia were also read on the occasion.

روزنامہ ہند سماچار جالندھر صفحہ 6 بتاریخ 30-05-08

## دنیا بھر کے منکرین

## جماعت احمدیہ کی صد سالہ خلافت جوبلی پر مرزا مسرور احمد کا لندن سے خطاب

قادیان میں شیشے افراد جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا خطاب بڑی ایل ای ڈی سکرین پر دیکھتے اور سنتے ہوئے (فوٹو: لقمان)

روزنامہ دینک بھاسکر (سٹی) جالندھر صفحہ 3 بتاریخ 28-05-08

## धूमधाम से मनाई खिलाफत जुबली

### सैकड़ों लोगों ने की विश्व शांति के लिए दुआ

भास्कर न्यूज. कादियां

खिलाफत अहमदिया के सौ साल पूरे होने पर जुबली मनाई गई। सैकड़ों लोग सुबह मजार-ए-मुबारक हजरत मिर्जा गुलाम अहमद पर एकत्र हुए और विश्वशांति के लिए दुआ की। इसके उपरांत सभी लोग हाथों में झंडे और बैनर उठाए कस्बे के मुख्य मार्गों से होते हुए कालेज रोड स्थित ऐतिहासिक मस्जिद नूर पहुंचे, जहां उनका भव्य स्वागत किया गया। इस मौके पर जमायत के धार्मिक स्थलों, संस्थानों, बाजारों, मोहल्लों को दुल्हन की तरह सजाया गया। जामिया अहमदिया कालेज में एक प्रदर्शनी भी लगाई गई।

इसी प्रकार मस्जिद अक्सा में समारोह में स्कालरों ने खिलाफत की आवश्यकता तथा जमायत की उपलब्धियों पर प्रकाश डाला।

#### हस्तियों ने भेजे बधाई संदेश

राष्ट्रपति प्रतिभा देवी सिंह पाटिल, केरल के गवर्नर आरएल भाटिया, गुजरात के मुख्यमंत्री नरेंद्र मोदी और उद्योग राज्यमंत्री अश्विनी कुमार ने जमात मुख्यालय में बधाई संदेश भेजे।

#### झंडे की रस्म पूरी की

शाम को साढ़े तीन बजे बहशती मकबरा में चीफ सचिव मोहम्मद इनाम गौरी ने झंडे की रस्म पूरी की।

मोहम्मद नसीम खान, सैय्यद तनवीर अहमद, रशीदुद्दीन पाशा, मोहम्मद इस्माइल ताहिर ने लोगों को बधाई दी। कार्यक्रम में तृप्त राजिंदर सिंह बाजवा, स्वर्णकार संघ के महासचिव करमीर सिंह राजपुरा, पूर्व नगर कौंसिल अध्यक्ष नरेंदर कुमार भाटिया, पार्षद मुख्त्यार सिंह जौहल, पार्षद गुरनाम सिंह आदि उपस्थित थे।

#### लंदन से पहुंची वसीयत

खिलाफत अहमदिया जुबली के सम्बन्ध में बहशती मकबरा स्थित एक यादगार स्मारक बनाया जा रहा है, जिसमें खिलाफत सम्बन्धी वसीयत तथा कुरान आयत लंदन से यहां पहुंची है।

روزنامہ اجیت جالندھر صفحہ 1 بتاریخ 26-05-08

## ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੇ ਸੌ ਸਾਲ

27 ਮਈ 2008 ਨੂੰ ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਆਪਣੀ ਖਿਲਾਫਤ (ਗੁਰਗੱਦੀ) ਦੇ ਇਕ ਸੌ ਸਾਲ ਪੂਰੇ ਕਰ ਰਹੀ ਹੈ। ਇਹ ਦਿਨ ਸਾਨੂੰ ਇਕ ਸੌ ਸਾਲ ਤੋਂ ਪਹਿਲੇ ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੇ ਇਤਿਹਾਸ ਅਤੇ ਉਸ ਮੌਕੇ ਦੀ ਯਾਦ ਵੀ ਦਿਵਾਉਂਦਾ ਹੈ ਜਦ ਹਜ਼ਰਤ ਮੁਹੰਮਦ ਮੁਸਤਫਾ ਸਲਲ੍ਹਾ-ਹੋ-ਅਲੈਹੇਵਸਲਮ ਦੀ ਭਵਿੱਖਬਾਣੀ ਦੇ ਮੁਤਾਬਿਕ ਮਾਰਚ 1889 ਵਿਚ ਖੁਦਾ ਦੇ ਇਕ ਬੰਦੇ ਨੇ ਅੱਲਾਹ ਦੇ ਹੁਕਮ ਮੁਤਾਬਿਕ ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੀ ਸਥਾਪਨਾ ਕੀਤੀ ਸੀ। ਆਪ ਦਾ ਮਿਸ਼ਨ ਅਤੇ

### ਖਿਲਾਫ਼ਤ ਦਿਵਸ 'ਤੇ ਵਿਸ਼ੇਸ਼

ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੀ ਸਥਾਪਨਾ ਦਾ ਮਕਸਦ ਖੁਦਾ ਅਤੇ ਬੰਦੇ ਦਾ ਸਬੰਧ ਪੈਦਾ ਕਰਨਾ, ਲੋਕਾਂ ਨੂੰ ਇਕ ਖੁਦਾ ਦੇ ਅੱਗੇ ਝੁਕਣ ਦੀ ਸਿੱਖਿਆ ਦੇਣਾ, ਸਾਰੀ ਦੁਨੀਆ ਨੂੰ ਹਜ਼ਰਤ ਮੁਹੰਮਦ ਮੁਸਤਫਾ ਸਲਲ੍ਹਾ-ਹੋ-ਅਲੈਹੇਵਸਲਮ ਦੇ ਝੰਡੇ ਥੱਲੇ ਇਕੱਠਾ ਕਰਨਾ, ਇਨਸਾਨ ਨੂੰ ਇਨਸਾਨ ਦੇ ਹਕੂਕ ਦੀ ਅਦਾਇਗੀ ਕਰਨ ਵੱਲ ਧਿਆਨ ਦਿਵਾਉਣਾ ਹੈ। ਉਹ ਸ਼ਖਸ, ਜਿਸ ਨੂੰ ਖੁਦਾ ਨੇ ਇਸ ਜ਼ਮਾਨੇ ਦਾ ਇਮਾਮ ਮਹਿਦੀ ਬਣਾ ਕੇ ਭੇਜਿਆ ਸੀ, ਉਸ ਜਮਾਤ ਦੀ ਸਥਾਪਨਾ 1889 ਵਿਚ ਹੋਈ ਅਤੇ ਲੱਖਾਂ ਰਾਹੀ ਲੋਕੀ ਇਸ ਵਿਚ ਸ਼ਾਮਿਲ ਹੋਣੇ ਗਏ ਅਤੇ 1908 ਤੱਕ ਲਗਭਗ 19 ਸਾਲਾਂ ਤੱਕ ਖੁਦਾ ਦੀ ਕਿਰਪਾ ਨਾਲ ਬਾਵਜੂਦ ਸਖ਼ਤ ਸਾਰੀਆਂ ਪ੍ਰੇਸ਼ਾਨੀਆਂ ਦੇ ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਨੂੰ ਤਰੱਕੀ ਨਾਲ ਵਿਗ੍ਹਾ ਅੱਗੇ ਵਧਾਇਆ।

ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੁਨੀਆ ਭਰ ਵਿਚ ਆਪਣੀ ਖਿਲਾਫਤ ਦੇ ਇਕ ਸੌ ਸਾਲ ਪੂਰੇ ਹੋਣ ਦਾ ਜਸ਼ਨ ਮਨਾ ਰਹੀ ਹੈ। ਜਮਾਤ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੀ ਨੀਂਹ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਗੁਲਾਮ ਅਹਿਮਦ ਕਾਦੀਆਨੀ ਅਲੈਹਸਲਾਮ ਦੇ ਰਾਹੀਂ 23 ਮਾਰਚ 1889 ਨੂੰ

ਮਿਨਾਰਤੁਲ ਮਸੀਹ ਕਾਦੀਆਂ

ਰੱਖੀ ਗਈ ਸੀ। ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਗੁਲਾਮ ਅਹਿਮਦ ਕਾਦੀਆਨੀ ਦੇ 26 ਮਈ 1908 ਵਿਚ ਸਵਰਗ ਸਿਧਾਰ ਜਾਣ 'ਤੇ 27 ਮਈ 1908 ਨੂੰ ਆਪ ਦੇ ਪਹਿਲੇ ਰੂਹਾਨੀ ਖਲੀਫਾ ਹਜ਼ਰਤ ਮੌਲਾਨਾ ਨੂਰ-ਉਦ-ਦੀਨ ਸਾਹਿਬ (ਰ. ਅ.) ਬਣੇ। ਆਪ ਨੇ 6 ਸਾਲ ਖਿਲਾਫਤ ਕੀਤੀ। 1914 ਵਿਚ ਆਪ ਦੇ ਸਵਰਗ ਸਿਧਾਰਨ 'ਤੇ ਦੂਜੇ ਖਲੀਫਾ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਬਸ਼ੀਰ ਉਦ-ਦੀਨ ਮਹਿਮੂਦ ਅਹਿਮਦ 51 ਸਾਲ ਖਿਲਾਫਤ 'ਤੇ ਬਿਰਾਜਮਾਨ ਰਹੇ। 1965 ਵਿਚ ਦੂਜੇ ਖਲੀਫਾ ਦੇ ਸਵਰਗਵਾਸ ਹੋਣ 'ਤੇ ਤੀਜੇ ਖਲੀਫਾ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਨਾਸਿਰ ਅਹਿਮਦ ਬਣੇ ਅਤੇ 1982 ਵਿਚ ਆਪ ਦੇ ਸਵਰਗ ਸਿਧਾਰਨ 'ਤੇ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਤਾਹਿਰ ਅਹਿਮਦ ਚੌਥੇ ਖਲੀਫਾ ਬਣੇ ਜੋ ਕਿ 2003 ਤੱਕ ਖਿਲਾਫਤ 'ਤੇ ਬਿਰਾਜਮਾਨ ਰਹੇ। ਆਪ ਦੇ ਸਵਰਗ ਸਿਧਾਰਨ 'ਤੇ 2003 ਵਿਚ ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੇ ਪੰਜਵੇਂ ਖਲੀਫਾ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਮਸਰੂਰ ਅਹਿਮਦ ਬਣੇ ਜੋ ਕਿ ਇਸ ਸਮੇਂ ਲੰਡਨ ਤੋਂ ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦਾ ਸੰਚਾਲਨ ਕਰ ਰਹੇ ਹਨ।

ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਗੁਲਾਮ ਅਹਿਮਦ ਸਾਹਿਬ ਕਾਦੀਆਨੀ ਦੇ ਜ਼ਮਾਨੇ ਤੋਂ ਲੈ ਕੇ ਪਿਛਲੇ ਇਕ ਸੌ ਸਾਲਾਂ ਵਿਚ ਜਮਾਤੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਕਾਦੀਆਂ ਤੋਂ (ਬਾਕੀ ਆਖਰੀ ਸਫੇ 'ਤੇ)

ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਮਸਰੂਰ ਅਹਿਮਦ ਸਾਹਿਬ ਖਲੀਫਤੁਲ ਮਸੀਹ

روزنامہ نواں زمانہ جالندھر صفحہ 8 بتاریخ 26-05-08

## ਕਾਦੀਆਂ 'ਚ ਸੌ ਸਾਲਾ ਖਿਲਾਫ਼ਤ ਜੁਬਲੀ ਦੀਆਂ ਤਿਆਰੀਆਂ ਜ਼ੋਰਾਂ 'ਤੇ

## بھارت کے مختلف علاقوں میں بارش وطوفان کا قہر

**گجرات:** ۶؍جون کو جنوبی گجرات کے بہت سے حصوں میں ۲۴ گھنٹوں کی زبردست بارش میں ۱۹افراد ہلاک اور تیرہ زخمی ہوگئے۔ راج کوٹ میں بارش کے دوران دیوار گرنے سے دو افراد ہلاک اور تین دیگر زخمی ہوگئے۔ شہر کے بہت سے نشیبی علاقے زیرآب آگئے۔ سورت ضلع کے چار مختلف تعلقوں میں بجلی گرنے سے دو عورتوں سمیت سات افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ مورخہ ۷؍جون کو سوراشٹر اور دیو علاقوں میں تین جگہ بجلی گرنے سے ۷ اشخاص کی موت واقع ہوگئی۔

**پرتاپ گڑھ:** ۲۸؍مئی کو اترپردیش کے اس ضلع میں آئے خوفناک طوفان سے ۳ بچیوں سمیت ۴ افراد ہلاک اور ۹ دیگر زخمی ہوگئے۔ طوفان سے بجلی کے کھمبے بھی گر گئے اور مکانوں کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ طوفان میں درخت گرنے سے اس کی زد میں آکر کنڈا کوتوالی علاقے کے شیر گڑھ گاؤں کے باشندہ مبین احمد اور اس کی بیٹی آرزو کی موت ہوگئی۔ اسی طرح ادھیا گاؤں کے باشندہ راجارام سروج کی بیٹی گیتا اور رمیش کی بیٹی پنکی کی بھی درخت کے نیچے دب جانے سے موت ہوگئی۔

**ایٹہ نگر (آسام):** ۱۴؍جون کو ایٹہ نگر اور اس سے ملحقہ علاقوں میں تودے گرنے کے نتیجہ میں مرنے والوں کی تعداد ۱۷ تک پہنچ گئی۔ سرکاری ذرائع نے اموات کی تعداد کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ جانی نقصانات کے مزید معاملات سامنے آسکتے ہیں کیونکہ ہوسکتا ہے بہت سی لاشیں برآمد نہ کی جاسکی ہوں یا اموات کی اطلاع موصول نہ ہوسکی ہو۔ ایٹہ نگر میں ہفتہ کی صبح طوفانی بارش کے نتیجہ میں تودے گرنے سے زبردست تباہی مچی تھی جس سے پانی اور بجلی کی سپلائی اور سڑکوں کا رابطہ منقطع ہوگیا تھا۔ اس تباہی میں ڈکرونگ ندی کے کنارے ۲۵۰ سے زائد مکانات بہہ گئے اور کروڑوں روپئے کی ملکیت کو نقصان پہنچا۔

**مغربی بنگال:** مغربی بنگال کے تین ضلعوں میں مورخہ ۵؍جون کو مانسون کے پہلے ہوئی بارش کے دوران آسمانی بجلی گرنے سے آٹھ افراد کی موت ہوگئی اور کئی دیگر زخمی ہوگئے۔

## چین کے دوسرے سب سے بڑے دریا میں سیلاب کا خطرہ
## ۱۲؍لاکھ ۷۰ ہزار افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا

چین کے محکمہ موسمیات کے اہلکاروں نے خبردار کیا ہے کہ ملک چین کی دوسری سب سے بڑی ندی یلوریور میں زبردست سیلاب آسکتا ہے۔ تباہ کن زلزلہ سے پہلے ہی مشکلات سے دوچار چین کے جنوبی علاقہ میں حالیہ دنوں سیلاب سے ۶۷ افراد ہلاک ہوچکے ہیں ۱۲ لاکھ ۷۰ ہزار افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کے مطابق قومی محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ موسلا دھار بارش کی وجہ سے ۵۵۰۰ کلومیٹر طویل یلوریور میں زبردست سیلاب آسکتا ہے۔ صوبہ گوانگ ڈانگ میں اتوار کو سیلاب میں ۲۰ افراد کی موت ہوگئی جبکہ آٹھ افراد لاپتہ ہیں۔

## کیلیفورنیا کے جنگلوں میں خوفناک آگ

۱۲؍جون کو شمالی کیلیفورنیا کے جنگلوں میں خوفناک آگ لگ جانے پر شام ہوتے ہوتے آگ نے ۱۳۰۰ ایکڑ جنگلی علاقہ کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

## پوری دنیا کے مقابلے امریکہ کے مغربی خطہ میں گرمی میں سب سے زیادہ اضافہ

دنیا میں حرارت بڑھ رہی ہے مگر پوری دنیا کے مقابلے امریکہ کے مغربی خطہ میں گرمی سے سب سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔ حالیہ اعداد وشمار سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ کا مغربی حصہ باقی دنیا سے دوگنا زیادہ گرم ہو رہا ہے۔ یہ وہاں سے تیزی سے ترقی کرنے والے شہروں کے لئے بُری خبر ہے جنہیں کولوریڈو دریا سے پانی ملتا ہے خشک ہوتا جارہا ہے۔ دریا کے طاس میں اوسط درجہ حرارت عالمی اوسط اضافہ کا دوگنا ہے جس سے پانی کی کمی ہوسکتی ہے۔ یورپی دنیا میں ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۷ء کے درمیان درجہ حرارت میں ایک ڈگری کا اضافہ ہوا ہے مگر اس خطہ میں 2.2 ڈگری کا اضافہ ہوا ہے۔

## موسم کی تبدیلی کی وجہ سے دنیا بھر میں کروڑوں افراد کے بیروزگار ہونے کا امکان

جنیوا: موسم کی تبدیلی کی وجہ سے دنیا بھر میں کروڑوں لوگ بیروزگار ہوسکتے ہیں حالانکہ اس بات کی پوری کوشش کی جارہی ہے کہ موسم کے خراب اثرات کم سے کم ہوں۔ اس وقت جو یہ کوششیں کی جارہی ہیں ان سے اس بات کا بھی امکان ہے کہ روزگار کے نئے مواقع بڑی تعداد میں پیدا ہوجائیں گے۔ اس خیال کا اظہار اقوام متحدہ کے افسروں نے کیا ہے۔ اقوام متحدہ کی موسم کی ایجنسیوں کے سربراہوں نے ایک میٹنگ میں سفارت کاروں کو بتایا کہ دنیا بھر میں موسم گرم ہوجانے کی وجہ سے ماہی گیری کے کام بری طرح متاثر ہوں گے۔ سیاحت کی صنعت کو خطرہ لاحق ہوجائے گا جن کی وجہ سے بڑے پیمانہ پر بیروزگاری پھیل جائے گی۔ لیکن ان تاریک امکانات کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ ماحولیاتی پروگرام کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اسٹینیر نے کہا کہ ان خراب حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جب مختلف ممالک نئی ٹکنولوجی کا استعمال کریں گے تو بڑی تعداد میں روزگار کے مواقع پیدا ہوجائیں گے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت امریکہ میں ماحولیات کے شعبہ میں کام کرنے والوں کی تعداد دواسازی کے سیکٹر میں کام کرنے والوں کی تعداد سے بڑھ گئی جبکہ جرمنی میں ۲۰۲۰ء تک ماحولیاتی سیکٹر میں کام کرنے والوں کی تعداد کاروں کے سیکٹر میں کام کرنے والوں سے زیادہ ہوجائے گی۔

## بنگلہ دیش میں طوفان 20000 افراد پھنس کر رہ گئے

۶؍جولائی کو بنگلہ دیش کے ساحلی اضلاع میں طوفان کے زیراثر کئی گاؤں میں پانی بھر گیا جس سے تقریباً 20000 افراد پھنس کر رہ گئے ہیں۔ راجدھانی ڈھاکہ سے ۴۵۰ کلومیٹر دور کاکس بازار ضلع کے تیکناف علاقہ میں زمین دھنسنے کا ایک واقع پیش آیا جس میں کم ازکم چار افراد ہلاک ہوئے۔ جنوبی، جنوب مشرقی اور شمال مشرقی بنگلہ دیش میں موسلا دھار بارش کے سبب زمین دھنسنے کے واقعات اور سیلاب کی وجہ سے گزشتہ چار دنوں میں کم از کم ۱۲۰ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ (ملکی اخبارات وذرائع ابلاغ سے ماخوز)

## فہرست نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۳۰؍مئی ۲۰۰۸ء قبل نماز عصر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائیں۔

**نماز جنازہ حاضر:** مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب سابق امیر ضلع جماعت احمدیہ اوکاڑہ، لمبی بیماری کے بعد ۲۷؍مئی کو لندن میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ مرحوم نے ۱۹۶۹ء میں اپنی ایک خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بشارت ملنے پر احمدیت قبول کی تھی اور خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ آپ نے ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۹ء تک اوکاڑہ جماعت میں بطور امیر ضلع خدمت کی توفیق پائی اور بڑی عمدگی سے اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ لندن آنے کے بعد آخری بیماری سے پہلے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ڈسپیچ میں خدمت بجالاتے رہے۔ نیک، مخلص، غریبوں کے ہمدرد اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے دو بیویاں، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی میت پاکستان لے جائی جائے گی اور وہاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوگی۔

**نماز جنازہ غائب:** مکرم حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ، ۲۲ مارچ کو اسلام آباد میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو طویل عرصہ تک بطور واقف زندگی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ پہلے طبیہ کالج ربوہ میں پڑھاتے رہے اور بعد میں جامعہ احمدیہ میں بطور پروفیسر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ دارالعلاج کے نام سے مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی میں مطب بھی کیا کرتے تھے۔ جہاں سے غریب اور نادار مریض کثرت سے فائدہ اُٹھاتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں ۳ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

۲-مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب آف دارالفتوح ربوہ، ۲۰؍فروری کو ۶۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۶۰ء میں اپنے نو بہن بھائیوں کی شدید مخالفت کے باوجود احمدیت قبول کی اور آخر دم تک احمدیت پر پوری استقامت سے قائم رہیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۳-مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل حق سیٹھی صاحب آف جہلم، ۱۲؍مارچ کو وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت محمد دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب صحابی کی بہو تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ خلافت سے سچا پیار کرنے والی مخلص خاتون تھیں اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۴-مکرم راشد محمود بٹ صاحب آف محمد چوک فیصل آباد، ۱۳؍جنوری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے فیصل آباد میں بطور سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ حلقہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نیک، خوش اخلاق، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔

۵-مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد رفیع صاحب آف ناصر آباد شرقی ربوہ، ۲۰؍فروری کو وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پانچ چھ سال سے معذوری کی زندگی گزار رہی تھیں مگر ہر طرح سے صابر اور شاکر تھیں۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں اور چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین

کیا آپ نے اخبار بدر کا ہدیہ اشتراک ادا کر دیا ہے......؟
اپنا بدر جاری رکھنے کے لئے جلد از جلد جمع کروا دیں۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 10 July 2008 | Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

# مسجد کا حق تب ادا ہوگا جب سب ملکر باجماعت نماز ادا کریں گے۔ جس سے عبادت کے علاوہ اتفاق اور اتحاد میں ترقی ہوگی یہ مسجدیں اس وقت کارآمد ہونگی جب ان میں خدا اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا ہونگے

**اگر برائی سے بچنے کی ضمانت حاصل کرنی ہے تو خالص ہو کر بار بار مسجد میں آنا ضروری ہے۔ اسی میں آپ کے امن کی بھی ضمانت ہے اور علاقے کے امن کی بھی ضمانت ہے**

## اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس مسجد کی تعمیر میں بڑی قربانی دی ہے اللہ ان سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے، ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ر جولائی ۲۰۰۸ء بمقام کیلگری کینیڈا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو ایک اور مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے گوکہ نمازوں کے ساتھ اس کا افتتاح ہو چکا ہے لیکن پھر بھی اس کا رسمی افتتاح آج کے اس خطبہ سے ہو رہا ہے کیلگری میں لمبے عرصے سے مسجد کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو یہ خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ کل جب میں ایئر پورٹ پر پہنچا تو شہر کے میئر اور بعض صوبائی وزراء آئے ہوئے تھے، انہوں نے بتایا کہ یہ مسجد شہر کی خوبصورتی میں ایک اضافہ ہے۔ یہ وسیع و عریض مسجد ۱۵ ملین ڈالر سے تیار ہوئی ہے جو چار ایکڑ رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں دس ہزار چار صد دس افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں مبلغ کا کوارٹر، مرکزی اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر، ایک ملٹی پرپز ہال ڈائننگ ہال، رہائش کے حصے اور دیگر کئی سہولتیں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس مسجد کی تعمیر میں بڑی قربانی دی ہے اللہ ان سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے، ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ یہ مسجد کی تعمیر ظاہر کرتی ہے کہ باوجود ان ملکوں میں رہنے کے افراد جماعت نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مساجد کو جماعت کے پھیلنے کا ایک ذریعہ بتایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد بھی اس مقصد کو پورا کرنے والی ہو پھر ایک سے زائد مساجد کی تعمیر ہوتی رہے۔ مسجدوں کی تعمیر کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بہت ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس شہر میں ہماری مسجد قائم ہوگئی تو سمجھوں کہ ہماری جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑگئی۔ اگر اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود بخود مسلمانوں کو کھینچ لائے گا بشرطیکہ مسجد محض للہ ہو نفسانی اغراض کو اس میں دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔ اپنی جماعت کی مسجد ہو، اس میں اپنا امام ہو جو وعظ کرے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس زمانہ میں ان مغربی ممالک میں جب کہ سب کی دوڑ دنیا کی طرف لگی ہوئی ہے جماعت کی یہ قربانی قابل تعریف ہے لیکن آپ کی اس قربانی کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ جماعت کی ترقی ہو۔ ہم تو اس مسیح کو ماننے والے ہیں جو اس زمانے میں بندے کو خدا کے قریب کرنے آیا ہے جو اپنے ماننے والوں کو تقویٰ کی باریک راہیں بتانے آیا ہے۔ اور اس مسجد کا حق تب ادا ہوگا جب سب ملکر باجماعت نماز ادا کریں گے۔ جس سے عبادت کے علاوہ اتفاق اور اتحاد میں ترقی ہوگی۔ یہ مسجدیں اس وقت کارآمد ہونگی جب ان میں خدا اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا ہونگے اور وہ مساجد جو یہ حقوق ادا نہیں کرتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مسجد ضرار کے نام سے یاد کیا ہے جو مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کا کام کررہی ہیں۔ آج ان لوگوں کی مساجد جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو نہیں مانا یہی کردار ادا کرہی ہیں۔ ان لوگوں کے دلوں سے نفرتوں کے لاوے ابل رہے ہیں جس کا اقرار غیر از جماعت بھی کررہے ہیں اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، قرآن مجید کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ مساجد بظاہر آباد ہونگی مگر ہدایت کے اعتبار سے ویران ہونگی اور ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔

پس آج ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر ہمیشہ یہ جائزے لیں کہ ہم کس قدر اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کررہے ہیں اور اللہ کے امام کی اطاعت میں ہمارا کیا معیار ہے؟ صرف مساجد بنانا ہی کافی نہیں ان میں قیمتی قیمتی فانوس لگانا کوئی اہمیت کا حامل نہیں بلکہ اصل چیز وہ مخلصانہ عبادت ہونی چاہئیں جن مقاصد کی خاطر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے خانہ خدا کی تعمیر کی تھی اور دعا کی تھی کہ اے اللہ! اس جگہ کو امن والی جگہ بنا دینا۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ (سورۃ البقرہ:۱۲۶) یعنی جب ہم نے اپنے گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھے ہونے اور امن کی جگہ بنایا اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک اور صاف بنائے رکھو۔

پس یہ مسجد جو آپ نے بڑی قربانی کر کے بنائی ہے اس کو ایک خوبصورت عمارت کے طور پر بنا کر چھوڑ نہیں دینا بلکہ اس کی خوبصورتی پانچ وقت کی نمازوں میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک نماز کے بعد دوسری نماز میں اور ایک جمعہ کے بعد دوسرے جمعہ میں داخل ہونا ہے۔ یادرکھو! اگر برائی سے بچنے کی ضمانت حاصل کرنی ہے تو خالص ہو کر بار بار اس مسجد میں آنا ضروری ہے۔ اسی میں آپ کے امن کی بھی ضمانت ہے اور علاقے کے امن کی بھی ضمانت ہے۔ ''وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى'' میں بتایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس مقام عبادت پر کھڑے تھے تم بھی اس مقام کو پکڑو اور وہ مقام تقویٰ کا مقام تھا۔ پس مقام ابراہیم صرف رسمی جگہ کا نام نہیں بلکہ ان عبادتوں اور قربانیوں کے تسلسل کا نام ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کا پیار حاصل کرنے کی کوشش میں کی تھیں۔ اگر ہم اس طرف توجہ کریں گے تو اپنی نسلوں کو بھی نیکیوں کی طرف لے جانے کے سامان کررہے ہونگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مثیل ابراہیم ٹھہرایا ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب آخری زمانہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تو تم ابراہیم کے مقام کو مصلّے بنانا اور اس کی کامل پیروی کرنا اور اس کی روحانی اولاد میں شامل ہونا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عقیدے کے لحاظ سے اور اپنے اعمال کے لحاظ سے کامل پیروی کرنے والے ہوں۔ بعض دفعہ لوگ ایمان لاکر اعتقادی کمزوری دکھا جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اپنی ایمانی، عملی اور اعتقادی حالت کو سدھارنے والا بن جائے اور مسجد کی تعمیر کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے۔

☆☆☆☆☆

**وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔**